قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

منگل 8/ نومبر 2022ء | 12/ ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 8/ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 243

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ﴿۴۶﴾
(البقرہ: 46)

ترجمہ: اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

قرآن کریم میں جہاں مومنوں سے خلافت کے وعدے کا ذکر ہے۔ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۵۷﴾ (النور: 57) اور تم سب نمازوں کو قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔ پس مَیں جو یہ اس قدر زور دے رہا ہوں کہ ہر احمدی، مرد، جوان، بچہ، عورت اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تو اس لئے کہ انعام جو آپ کو ملا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ آپ فائدہ اٹھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا یہ سلسلہ تو ہمیشہ رہنے والا ہے لیکن اس سے فائدہ وہی حاصل کریں گے جو خدا تعالیٰ سے اپنی عبادتوں کی وجہ سے زندہ تعلق جوڑیں گے۔ پھر یہ جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز قائم کرنے کے ساتھ، عبادت میں اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کے ساتھ تمہارے پر یہ بھی فرض ہے کہ مالی قربانی بھی کرو۔

(خطبہ جمعہ 18/ اپریل 2008ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 166-167)

اس شمارہ میں

- جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَہَقَ الۡبَاطِلُ (منظوم)
- جامع المناھج والاسالیب
- اپنے جائزے لیں
- This Week with Huzur
- احمدیہ پری اینڈ پرائمری اسکول تنزانیہ میں تقریب تقسیم اسناد
- تبلیغ کے میدان میں جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخی اور اہم پیش رفت

فرمانِ رسولؐ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الطلاق اسم الکفر من ترک الصلوٰۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

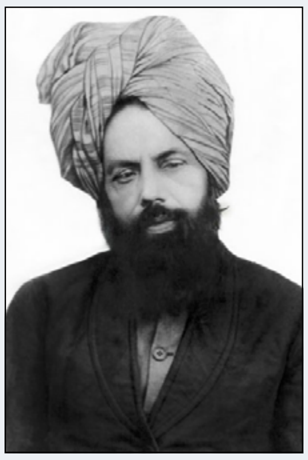

- سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

- نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 549)

- نماز کیا چیز ہے وہ دُعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ اُن کی نماز اور اُن کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے، باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 68-69)

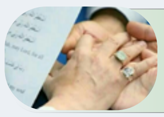

دربارِ خلافت

واقفینِ نو امریکہ کی آن لائن ملاقات اور میس شوٹنگز پر ہدایات

سوال: امریکہ میں میس شوٹنگز عام ہوتی چلی جارہی ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں اس ہفتے ٹیکس کے ایک ایلمینٹری سکول میں ہوا۔ امریکہ کو مستقبل میں اس قسم کے حادثات سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عقل کا مظاہرہ کرنا چاہیے اس کا الٹ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ امریکہ کے باشندوں اور حکومت کا اولین فرض ہے۔ جب معاشرہ میں رنجشیں اور بے چینیاں ہوں تو ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ اگر انسان اپنی ذمہ داریاں بھول جائے اور اپنی زندگی کے مقصد کو بھول جائے تو پھر ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ جب ایسے واقعات ہو رہے ہوں تو یہ احمدیوں کی جو حقیقی مسلمان ہیں ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم لوگوں کو بتائیں اور سمجھائیں کہ ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان کی زندگی کا کیا مقصد ہے؟ اگر انسان اپنے خالق کے حقوق ادا کر رہا ہو، اگر اسے معلوم ہو کہ زندگی کا مقصد محض دنیاوی ہدف کا حصول ہی نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور اس کے حضور جھکنا ہے (تو ایسے نقصانات سے بچ سکتے ہیں)۔ نیز ہمیشہ اپنی نظر آخرت کی زندگی پر رکھیں۔ پھر انسان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہمیں ایک مذہبی شخص یا ویسے ہی ایک عام انسان ہونے کی حیثیت سے جو دوسری سب سے اہم ذمہ داری دی گئی۔ وہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں تو بجائے اس کے کہ لوگ اپنے حقوق کے حصول میں ہی لگے رہیں انہیں چاہیے کہ وہ دوسروں کے حقوق ادا کریں۔ اگر ہر شخص اس بات کو سمجھے اور دوسرے شخص کے حقوق ادا کرے تو یہ رنجشیں اور بے چینیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ جب تک آپ لوگوں کو ان کی زندگیوں کے حقیقی مقصد کا احساس نہیں دلائیں گے تب تک یہ واقعات ختم نہیں ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو ان چیزوں کو روکنے کے لیے کچھ قوانین کو تشکیل دینا چاہیے۔ بات یہ ہے کہ اگر کوئی حد بندی نہیں ہو گی اور سب آزاد ہوں کہ وہ اسلحہ والی دوکان پر جا کر جو بھی اسلحہ لینا چاہتے ہیں وہ خرید لیں تو بالآخر اس کا یہی نتیجہ نکلے گا جو آجکل وہاں پر ہو رہا ہے۔ میری رائے میں حکومت کو بھی اقدام لینے کی ضرورت ہے اور ان کو بھی اس پر پابندیاں لگانی چاہیے۔ کم از کم اگر Arms Lobbies لائسنس دینے کے خلاف ہیں اور وہ اس پر پابندیاں لگائیں تو ان کو کم از کم عمر کی پابندی لگانی چاہیے کہ اس اس عمر والوں کو اسلحہ خریدنے کی اجازت نہیں ہے خصوصاً آٹومیٹک یا سیمی آٹومیٹک اسلحہ نیز اس کے ساتھ ساتھ جو پروگرامز ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ اور میڈیا کے مختلف چینلز پر دکھائے جارہے ہیں۔ وہ شدت پسندی، لڑائیاں اور اس قسم کی چیزیں ہی دکھا رہے ہیں جو نوجوان میں ان کاموں کو ایک مزہ کی چیز کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ان پروگرامز کا بھی جائزہ لینے اور روکنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس پر پابندیاں عائد کریں جو بھی ان کو مناسب لگیں۔ قانون سازوں کو بھی اس سلسلہ میں قوانین مرتب کرنے چاہییں۔ لیکن ہمارا فرض یہ ہے کہ ہمیں دنیا والوں کے لیے، اپنے ہم وطنوں کے لیے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ ان کو تبلیغ بھی کریں تا کہ ان کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو جائے۔ یہ وہ کام ہیں جو ہم کر سکتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن 19/ جولائی 2022ء)

جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ

دیکھو! اِک شاطر دشمن نے کیسا ظالم کام کیا
پھینکا مکر کا جال اور طائرِ حق زیر الزام کیا

ناحق ہم مجبوروں کو اک تہمت دی جلّادی کی
قتل کے آپ ارادے باندھے ہم کو عبث بدنام کیا

دیکھو! پھر تقدیر خدا نے، کیسا اُسے ناکام کیا
مکر کی ہر بازی اُلٹا دی، دجل کو طشت اَز بام کیا

اُلٹی پڑ گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دغا نے کام کیا
دیکھا اس بیمارِ دل نے، آخر کام تمام کیا

زندہ باد غلامِ احمد، پڑ گیا جس کا دشمن جھوٹا
جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ، اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا

جب سے خدا نے اِن عاجز کندھوں پر بارِ اَمانت ڈالا
راہ میں دیکھو! کتنے کٹھن اور ہَیبت مراحل آئے

بھیڑوں کی کھالوں میں لپٹے، کتنے گرگ ملے رستے میں
مقتولوں کے بھیس میں دیکھو! کیسے کیسے قاتل آئے

آخر شیر خدا نے بپھر کر، ہر بن باسی کو للکارا
کوئی مبارز ہو تو نکلے، سامنے کوئی مباہل آئے

ہمت کس کو تھی کہ اُٹھتا، کس کا دل گردہ تھا نکلتا
کس کا پِتّا تھا کہ اٹھ کر، مردِ حق کے مقابل آئے

آخر طاہر سچا نکلا، آخر ملاں نکلا جھوٹا
جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ، اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا

کلام طاہر

خواجہ عبدالعظیم احمد۔ مبلغ سلسلہ نائیجیریا

جامع المناهج والاساليب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی شہرہ آفاق تصنیف تفسیر کبیر کا ایک اختصاصی مطالعہ

قسط 9

صناعت لفظی کا منہج / رجحان

اس رجحانِ تفسیر کی ذیل میں علم تفسیر کی سب سے بڑی مثال سواطع الالہام کی دی جاتی ہے۔ اس تفسیر کے بارہ میں علامہ محمد عبدالحق حقانی اپنی تفسیر کے مقدمہ میں تحریر کرتے ہیں:

’’سواطع الالہام جس کو بے نقط تفسیر کہتے ہیں۔ ابو الیفض فیضی کی تصنیف۔ یہ جلال الدین اکبر بادشاہِ ہند کے امراء میں سے تھا۔ تمام تفسیر میں بے نقط حروف لایا۔ اور بڑا تکلف کیا ہے۔ ایک طرح کی عبارت آرائی ہے مگر فن تفسیر اور دیگر تحقیقات سے بالکل بے بہرہ ہے۔‘‘

(مقدمہ تفسیر حقانی، محمد عبدالحق حقانی صفحہ نمبر 211 میر محمد کتب خانہ کراچی)

صناعت لفظی کے منہج پر لکھی جانے والی تفاسیر و تراجم قرآن کریم

- سواطع الالہام لابی الفضل فیضی (1547ء تا 1595ء)
- تفسیر محمدی (پنجابی) از حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوکے والے (1871ء)
- دُرِّ منظوم تفسیر منظوم قرآن کریم از قادر فاضلی (فارسی) (ولادت و وفات)
- منظوم پنجابی ترجمہ از محمد فیروز الدین (1904ء)
- درس کلام اللہ (اردو زبان میں غیر منقوط تفسیری ترجمہ قرآن) از ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ (ولادت 1961ء)

جماعت احمدیہ کا صناعت لفظی کے منہج پر مبنی تفاسیر و تراجم سے متعلق مؤقف

’’ایک پادری نے مجھ پر اعتراض کیا کہ فیضی کی تفسیر اعلیٰ درجہ کی فصاحت و بلاغت میں ہے، کیونکہ ساری بے نقط لکھی ہے۔ میں نے اس کا جواب دیا کہ بے نقط لکھنا کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں، یہ ایک قسم کا تکلّف ہے اور تکلّفات میں پڑنا لغو امر ہے۔ مومنوں کی شان یہ ہے وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۴﴾ (المؤمنون:4) یعنی مومن وہ ہوتے ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اگر بے نقط ہی کو معجزہ سمجھتے ہو تو قرآن شریف میں بھی ایک بے نقط معجزہ ہے اور وہ یہ ہے لَا رَيۡبَ فِيۡهِ اس میں ریب کا کوئی لفظ نہیں۔ یہی اس کا معجزہ ہے لَا يَاۡتِيۡهِ الۡبَاطِلُ (حٰمٓ السّجدہ: 43) اس سے بڑھ کر اور کیا خوبی ہوتی۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 454-455 پرنٹ ویل امرتسر 2010ء)

’’اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ چونکہ قرآنی فصاحت بلاغت فضول طریقوں سے بکلّی پاک اور منزہ ہے۔ پس اس صورت میں حکیم مطلق کی شان مقدس سے بالکل دور تھا کہ وہ فضول گو شاعروں کی طرح بے نقط یا بانقط عبارت میں اپنا کلام نازل کرتا۔ کیونکہ یہ سب لغو حرکتیں ہیں۔ جن میں کچھ بھی فائدہ نہیں اور حکیم مطلق کی شان اس سے بلند و برتر ہے کہ کوئی لغو حرکت اختیار کرے۔ جس صورت میں اس نے آپ ہی فرمایا ہے وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ یعنی ایماندار وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور اپنا وقت بیہودہ کاموں میں نہیں کھوتے۔ تو پھر آپ ہی کیونکر بیہودہ کام کرتا جس حالت میں اپنی کتاب کی اس نے یہ تعریف کی ہے کہ اس کی شان میں فرمایا ہے وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِيۡمِ۔ لَا يَاۡتِيۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهٖ یعنی قرآن حکمت سے پر ہے۔ باطل کو اس کے آگے پیچھے سے گزر نہیں۔ تو اس صورت میں وہ کیونکر آپ ہی باطل کو اس میں بھر دیتا۔ اس کام کے لئے تو فیضی جیسا ہی کوئی نادان فضول گو چاہئے۔ اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ۔ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ خدا کے کلام کو اس طرح پر بے نقط سمجھنا چاہئے کہ وہ لغو اور جھوٹ اور بیہودہ گوئی کے نقطوں سے منزہ اور معرا ہے اور اس کی فصاحت بلاغت وہ بے بہا جوہر ہے جس سے دنیا کو فائدہ پہنچتا ہے۔ روحانی بیماروں سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ حقائق اور دقائق کا جاننا حق کے طالبوں پر آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا کا فصیح کلام معارف حقہ کو کمال اعجاز سے، کمال ترتیب سے، کمال صفائی اور خوش بیانی سے لکھتا ہے اور وہ طریق اختیار کرتا ہے جس سے دلوں پر اعلیٰ درجہ کا اثر پڑے اور تھوڑی عبارت میں وہ علوم الٰہیہ سما جائیں جن پر دنیا کی ابتدا سے کسی کتاب یا دفتر نے احاطہ نہیں کیا۔ یہی حقیقی فصاحت بلاغت ہے جو تکمیل نفس انسانی کے لئے مدد و معاون ہے جس کے ذریعہ سے حق کے طالب کمال مطلوب تک پہنچتے ہیں اور یہی وہ صنعتِ ربانی ہے جس کا انجام پذیر ہونا بجز الٰہی طاقت اور اس کے علم وسیع کے ممکن نہیں۔ خدائے تعالیٰ اپنے کلام کے ایک ایک فقرہ کی سچائی کا ذمہ وار ہے اور جو کچھ اس کی تقریر میں واقعہ ہے خواہ وہ اخبار اور آثار گذشتہ ہیں خواہ وہ آئندہ کی خبریں اور پیشگوئیاں ہیں اور خواہ وہ علمی اور دینی صداقتیں ہیں۔ وہ تمام کذب اور ہزل اور بیہودہ گوئی کے داغ سے منزہ ہیں۔‘‘

(براہینِ احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد1 صفحہ 459-466 حاشیہ در حاشیہ)

درسی اور فنّی رجحان

دنیائے عرب کی موجود یونیورسٹیز میں آجکل علم تفسیر میں علمائے متقدمین و متاخرین کی تفاسیر سے مختلف عناوین کے تحت پڑھایا جاتا ہے۔ اسی طرح برصغیر پاک و ہند میں مدارس و دینی درسگاہوں میں قدیم تفاسیر کو ہی پڑھایا جاتا تھا۔ براعظم افریقہ میں اس علم کو تنوع کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔ بہرحال ذیل میں اس رجحان کی چند تفاسیر پیش کی جاتی ہیں:

- الكشاف عن حقائق التنزيل و عيون الاقاويل فی وجوه التاويل للزمخشری (467ھ تا 538ھ)
- مدارك التنزيل و حقائق التاويل المعروف به تفسير النسفی لعبدالله بن احمد بن محمود النسفی (وفات 710ھ)
- تفسير القرآن العظيم لابی الفداء الحافظ ابن كثير (701ھ تا 774ھ)
- تفسير جلالين لامام جلال الدين المحلی (791ھ تا 864ھ) امام جلال الدين السيوطی (849ھ تا 911ھ)
- انوار التنزيل و اسرار التاويل المعروف به تفسير بيضاوی لناصر الدين البيضاوی (وفات 1901ء)

تفسیر کبیر اور اس کا علم تفسیر القرآن کے تدریسی ماخذ کے طور پر استعمال برصغیر پاک و ہند کے ایسے ماحول میں جہاں جماعت احمدیہ اور اس کے لٹریچر پر طرح طرح کی قانونی قدغنیں، تعصب اور نفرت کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہاں اس کتاب سے استفادہ تو کیا اس کو شائع کرنا بھی ایک بڑی بات ہے۔ تعصب کی عینک نے اس عظیم الشان اسلامی لٹریچر کو بھی دھندلا کر کے دکھایا۔ عالم عرب میں اس تفسیر کے استعمال سے متعلق کسی حتمی بات کا علم نہیں ہو سکا۔ اس کے برخلاف براعظم افریقہ کی جدید یونیورسٹیز میں اس تفسیر کو باقاعدہ تفسیری ماخذ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا کی قابل ذکر درسگاہ، یونیورسٹی آف ابادان میں شعبہ اسلامک سٹڈیز میں علم تفسیر کی تدریس میں اس تفسیر سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی ممالک کے دینی مدارس میں بھی خواہ جماعت احمدیہ کے علم کلام کو نگاہ اعتراض سے ہی دیکھا جائے آپ کی تفسیر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ آپ نے ایک بار فرمایا:

’’میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اِس زمانہ میں اُس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔‘‘

(الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 614)

نعتی منہج / رجحان

اس منہج میں مفسر ہر آیت قرآنی سے سیرت النبی ﷺ کا کوئی نہ کوئی پہلو نکالتا ہے۔ اس رجحانِ تفسیر کی کوئی تفسیر تو شائد عالم عرب میں نہیں ملتی۔ مگر برصغیر کے ایک عالم حاجی عبدالوهاب بخاری (المتوفیٰ 1525ء) نے اسی منہج پر ایک تفسیر لکھی۔ اس کے بارہ میں مولانا عبدالحئی حسنی صاحب اپنی تصنیف نزهة الخواطر میں لکھتے ہیں۔

’’آپ (عبدالوهاب بخاری) کی ایک تفسیر ہے۔ آپ نے یہ تفسیر ماہ ربیع الثانی سن 915ھ میں لکھنا شروع کی اور 17 شوال 915ھ میں مکمل کی۔ آپ نے یہ تفسیر چھ ماہ کے عرصہ میں لکھی۔ اس تفسیر میں آپ نے اکثر بلکہ تمام آیات قرآنیہ سے مناقب نبی ﷺ ثابت کئے، آپ نے اس میں محبت رسول ﷺ کے اسرار، وجدانی کیفیات بیان کیں۔ عین ممکن ہے کہ آپ نے یہ تصنیف غلبہ حال میں لکھی کیونکہ اس میں جو آپ نے ذکر کیا اس میں سے اکثر (تاریخی اعتبار سے ثابت شدہ) درست نہیں۔‘‘

(اعلام بمن فی تاريخ الهند من الاعلام المعروف به نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، الجزء الرابع، صفحہ 381 مطبوعہ دار ابن حزم 1999ء)

لا منہجی یا تقصیری رجحان

اس رجحان سے متعلق ڈاکٹر عبید الرحمن محسن اور ڈاکٹر حافظ محمد حماد اپنے

تحقیقی مقالہ ’’برصغیر میں قرآن فہمی کے رجحانات اور اثرات‘‘میں لکھتے ہیں۔

’’عصر حاضر کے کچھ ایسے صحافی، ریٹائرڈ فوجی افسران، پروفیسرز، اداریہ نگاران اور بزعم خود دانشوران بھی’’تفسیر القرآن‘‘ کا’’فرض‘‘ادا کر رہے ہیں، جن کے پاس سرے سے نہ مطلوبی اہلیت ہی موجود ہے اور نہ کوئی مخصوص منہج اور نہ وہ کسی اہل علم سے رابطہ کی زحمت گوارا کرتے ہیں۔ اگرچہ اس لا منہجی رجحان کی کوئی مستقل تفسیر تو نظر سے نہیں گزری، البتہ بعض تمدنی، قانونی اور معاشرتی مسائل میں اخبارات کے صفحات اور رسائل و جرائد میں ان کی’’ نکتہ آفرینیاں‘‘ مطالعہ سے گزرتی رہتی ہیں۔ اس طرز کے ’’نکات و معارف‘‘ کو لا منہجی تقصیری رجحان کہا جا سکتا ہے۔’’لا منہجی‘‘ اس لئے کہ وہ منہج سے آشنا ہی نہیں، اور ’’تقصیری‘‘ اس لئے کہ وہ آداب تفسیر اور ادوات تفسیر دونوں ہی سے قاصر اور تہی دامن ہوتے ہیں لیکن بدقسمتی سے اپنے مخصوص میدان میں کامل مہارت حاصل کرنے کے بعد وہ ’’تفسیر قرآن‘‘ میں اپنا حصہ ڈالنا بھی’’فرض‘‘ سمجھتے ہیں اور امت کو نئے نئے ’’حقائق‘‘ سے متعارف کرواتے رہتے ہیں۔

(برصغیر میں قرآن فہمی کے رجحانات اور اثرات ڈاکٹر عبید الرحمن محسن، ڈاکٹر حافظ محمد حماد القلم جون 2018ء صفحہ 70)

’’انحرافی‘‘ یا منفرد منہج /رجحان

تفسیر کے انحرافی رجحان سے مراد وہ رجحان لیا جاتا ہے جو کہ جمہور مسلمان علماء کے رجحانات سے اختلاف رکھے۔ اس رجحان کا نام انحرافی رکھنے والوں کا اپنا تعصب اظہر من الشمس ہے۔ بہر حال ہم اس رجحان کو منحرف کے بجائے منفرد کہہ سکتے ہیں۔ اس رجحان کے تحت جن تفاسیر کو پیش کیا جاتا ہے ان میں سے شیعہ تفاسیر ہیں۔ دوسرے نمبر پر نیچری رجحان کی حامل تفسیر، تفسیر القرآن از سر سید احمد خان (1817ء تا 1898ء) ہے۔ ایک رجحان اشتراکی رجحان ہے جس کی نمائندہ تفسیر غلام احمد پرویز (1903ء تا 1985ء)کی تفسیر ’’تفسیر مطالب الفرقان‘‘ ہے۔ اکثر علماء جماعت احمدیہ کی تفاسیر کو بھی اسی رجحان کی ذیل میں لاتے ہیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کی تفاسیر ایک الگ رجحان رکھتی ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے صرف جیسا کہ مذکورہ بالا علماء نے ایک مفسر کا آداب و ادوات تفسیر سے مکمل واقفیت رکھنا بتایا ہے کو معیار نہیں بنایا، بلکہ آپ نے تفسیر نویسی میں روح القدس کی تائید کو ایک بڑا ذریعہ ہدایت کا قرار دیا ہے آپ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

’’تفسیر قرآن میں دخل دینا بہت نازک امر ہے۔مبارک اور سچا دخل اس کا ہے جو روح القدس سے مدد لے کر دخل دے، ورنہ علوم مروجہ کا لکھنا دنیا داروں کی چالاکیاں ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 1صفحہ 505 پرنٹ ویل امرتسر 2010ء)

اصلاحی منہج /رجحان

جیسا کہ پہلے کنایۃً بیان کیا جاچکا ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی جانے والی تفاسیر کو اصلاحی تفاسیر کہنا بے جا نہیں کیونکہ جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ دنیا کی عموماً اور امت مسلمہ کی خصوصاً اصلاح کے لئے آئے تھے۔ آپ کی اصلاحات میں ایک بڑی اصلاح فہم قرآن کی اصلاح ہے۔ آپ نے ان اسرار قرآنی سے پردہ اٹھایا جن کو غلط سمجھ کر جہاں ایک طرف مسلمان قرآنی تعلیم سے برگشتہ ہو رہے تھے وہیں علمائے مغرب اور مستشرقین اسلام پر اور قرآن حکیم پر تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔ آپؑ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے موافق ایک حَکَم عَدل بن کر دنیا میں تشریف لائے۔ آپ فرماتے ہیں۔

افترقت الامة، و تشاجرت الملة فمنهم حنبلي و شافعي و حنفي و مالكي و حزب المتشيّعين۔ و لا شك ان التعليم كان واحدا ولكن اختلفت الاحزاب بعد ذالك فترون كل حزب بما لديهم فرحين۔ و كل فرقة بنى لمذهبه قلعة و لا يريد أن يخرج منها و لو وجد أحسن منها صورة و كانوا لعماس اخوانهم متحصّنين۔ فارسلني الله لاستخلص الصياصي۔ واستدني القاصي، وانذر العاصي، ويرتفع الاختلاف و يكون القرآن مالك النواصي و قبلة الدين

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 559-560)

ترجمہ: امتِ مسلمہ افتراق و انتشار کا شکار ہوگئی ہے ان میں سے بعض حنبلی، شافعی، مالکی، حنفی اور شیعہ بن گئے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ابتدا میں تعلیم تو ایک ہی تھی لیکن بعد میں کئی گروہ بن گئے اور ہر گروہ اپنے نقطہ نظر پر خوش ہوگیا۔ ہر فرقہ نے اپنے اپنے مذہب کو ایک قلعہ بنا رکھا ہے اور وہ اس سے باہر نکلنا نہیں چاہتے، خواہ دوسری طرف انہیں بہتر صورتحال ملے اور وہ اپنے بھائیوں کی بے دلیل باتوں پر ڈٹ جاتے ہیں۔ پس اللہ نے اس صورتحال میں مجھے بھیجا تا کہ میں ایسے قلعوں سے انہیں باہر نکالوں اور جو دور ہو چکے ہیں انہیں نزدیک لے آؤں اور نافرمانوں کو ہوشیار کر دوں اور اس طرح اختلاف رفع ہو جائے اور قرآن کریم ہی پیشانیوں کا مالک اور دین کا قبلہ بن جائے۔

ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

’’آثار میں ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ فضیلت ہو گی کہ وہ قرآنی فہم و معارف کا صاحب ہو گا اور صرف قرآن سے استنباط کر کے لوگوں کو ان کی غلطیوں سے سے متنبہ کرے گا جو حقائق قرآن کی ناواقفیت سے لوگوں میں پیدا ہوگئی ہوں گی۔‘‘

(ملفوظات جلد 1صفحہ 25 پرنٹ ویل امرتسر 2010ء)

تفسیر کبیر کا اصلاحی منہج

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے آقا حضرت مسیح موعودؑ سے فیض پا کر ایک عظیم الشان اصلاحی تفسیر لکھی جس میں جگہ جگہ آپ نے اسلام کی غلط سمجھ بوجھ اور مسلمان علماء کی ناکافیت کو نا صرف ظاہر کیا بلکہ ان کے تفسیری نکات کی تصحیح اور اصلاح کی۔ ذیل میں چند نمونے اس بات کے اثبات میں پیش کئے جائیں گے۔

- ’’مفسرین کو یہ شوق ہوتا ہے کہ اپنی تفسیر کو دلچسپ بنائیں اس لئے وہ بعض دفعہ بے ہودہ قصے بھی اپنی تفسیروں میں درج کر دیتے ہیں۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 373 پرنٹ ویل امرتسر 2010ء)

- ’’مسلمان مفسرین نے لکھا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ خسر حضرت شعیب علیہ السلام تھے جو مدین قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔ مگر میرے نزدیک یہ درست نہیں اس لئے کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت قومِ شعیبؑ کی تباہی کے بعد ہوئی تھی جیسا کہ سورۃ اعراف میں اللہ تعالیٰ قومِ شعیبؑ کی ہلاکت کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے۔ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ مُّوۡسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَظَلَمُوۡا بِهَا (اعراف: 104) یعنی اس قوم کی ہلاکت کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف کھلی کھلی آیات کے ساتھ مبعوث کیا مگر انہوں نے ظلم سے کام لیا۔ پس جبکہ قرآن کریم بوضاحت بتارہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت شعیبؑ کی قوم کی تباہی کے بعد ہوئی تھی تو حضرت شعیبؑ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خسر قرار دینا کس طرح درست ہوسکتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم بتاتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ لَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شِقَاقِيۡۤ اَنۡ يُّصِيۡبَكُمۡ مِّثۡلُ مَاۤ اَصَابَ قَوۡمَ نُوۡحٍ اَوۡ قَوۡمَ هُوۡدٍ اَوۡ قَوۡمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوۡمُ لُوۡطٍ مِّنۡكُمۡ بِبَعِيۡدٍ ﴿۹۰﴾ (ہود:90) یعنی اے میری قوم! دیکھنا کہ کہیں میری دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم اپنے لئے ویسی ہی مصیبت سہیڑ لو جیسی نوحؑ یا ہودؑ یا صالحؑ کی قوم پر آئی تھی۔ اور لوطؑ کی قوم تو تم سے کچھ ایسی دور بھی نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام کے قریب عرصہ بعد میں ہوئے ہیں۔ پس حضرت شعیب کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں قرار دینا اور انہیں آپ کا خسر بتانا ان آیات کی رو سے درست نہیں ہوسکتا۔ پس میرے نزدیک یہ صحیح نہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام ان کے خسر تھے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 491 - 492 پرنٹ ویل امرتسر 2010ء)

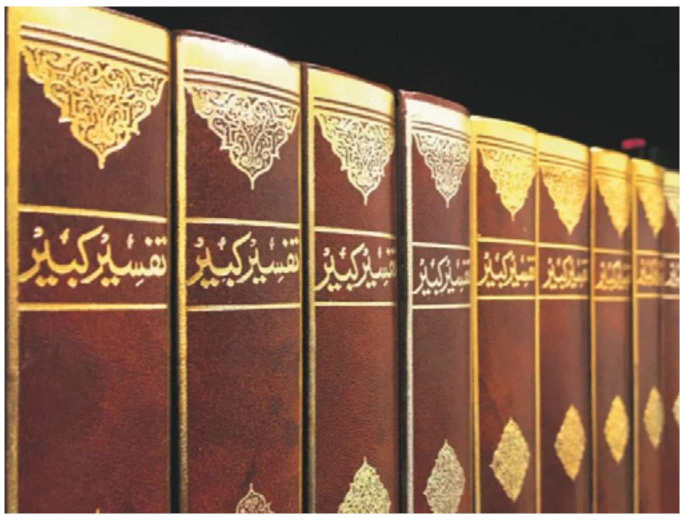

- بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس لفظ کے کوئی معنے نہیں ہیں کیونکہ یہ عربی لفظ نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں اصل میں سجّین کا نون۔ لام سے بدلہ ہوا ہے اور یہ لفظ سجل سے نکلا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ (الانبیاء:105) اس صورت میں اس کے معنے تحریر کرنے کے ہیں اور یا پھر یہ لفظ سِجِّیل بمعنی اَن گھڑے پتھر کے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ﴿۵﴾ (الفیل:5) لیکن یہ استدلال درست نہیں اس لئے کہ سجّین کے معانی فراء اور زجاج اور ابوعبیدہ نے کئے ہیں اور یہ لوگ علم ادب میں بہت بلند مرتبہ رکھنے والے تھے۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک لفظ عربی زبان کا نہ ہوتا اور وہ اس کے معنے کرنے لگ جاتے۔ اپنے معنوں کی تائید میں انہوں نے بعض اشعار بھی نقل کئے ہیں جن میں سجّین کا لفظ پُرانے شعراء نے استعمال کیا ہے پھر جب ہم ذاتی طور پر غور کرتے ہیں تو ہمیں عربی زبان میں اس لفظ کے اَور مادے بھی مل جاتے ہیں سَجَنَهٗ سَجۡنًا کے معنے ہوتے ہیں حَبَسَهٗ فِي السِّجۡنِ اس کو قید خانہ میں بند کر دیا اور سَجَنَ الۡهَمَّ کے معانے ہوتے ہیں اَضۡمَرَهٗ اس نے اپنے غم کو چھپالیا۔ (اقرب) پس جب کہ اس لفظ کے دوسرے مادے عربی زبان میں استعمال ہوتے ہیں اور جب کہ عربی زبان کے ماہرین نے

بقیہ صفحہ 9 پر

نیاز احمد نائک۔ استاد جامعہ احمدیہ قادیان

اپنے جائزے لیں

از ارشادات خطباتِ مسرور جلد 11

قسط 11

جائزہ لیں صدفی صد واقفین وواقفات خطبات سننے والے ہوں

واقفینِ نَو کے مطالعہ میں روزانہ کوئی نہ کوئی دینی کتاب ہونی چاہئے۔ چاہے ایک دو صفحے پڑھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب، جیسا کہ مَیں نے کہا، اگر وہ پڑھیں تو سب سے زیادہ بہتر ہے۔ پھر اسی طرح خطبات ہیں سو فیصد واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کو یہ خطبات سننے چاہئیں۔ کوشش کریں۔ یہاں یوکے میں ایک دن مَیں نے کلاس میں جائزہ لیا تھا تو میرا خیال ہے دس فیصد تھے جو باقاعدہ سنتے تھے۔ اس کی طرف شعبہ کو بھی اور والدین کو بھی اور خود واقفینِ نَو کو بھی توجہ دینی چاہئے۔ انتظامیہ کو بھی چاہئے کہ وہ واقفینِ نَو کے جو پروگرام بناتے ہیں، وہ Inter-active پروگرام ہونے چاہئیں جس سے زیادہ توجہ پیدا ہوتی ہے۔

(خطباتِ مسرور جلد 11 صفحہ 44)

وقف نو کی انتظامیہ کمیٹی جائزہ لے کہ آئندہ دس سال میں ان کی کیا ضرورتیں ہیں

اسی طرح ہر ملک کی جو انتظامیہ ہے وہ ایک کمیٹی بنائے جو تین مہینہ کے اندر یہ جائزہ لے کہ ان ملکوں کی اپنی ضروریات آئندہ دس سال کی کیا ہیں؟ کتنے مبلغین ان کو چاہئیں؟ کتنے زبان کے ترجمے کرنے والے چاہئیں؟ کتنے ڈاکٹرز چاہئیں؟ کتنے ٹیچرز چاہئیں؟ جہاں جہاں ضرورت ہے اور اس طرح مختلف ماہرین اگر چاہئیں تو کیا ہیں؟ مقامی زبانوں کے ماہرین کتنے چاہئیں؟ تو یہ جائزے لے کر تین سے چار مہینے کے اندر اندر اس کی رپورٹ ہونی چاہئے اور پھر جو شعبہ وقفِ نَو ہے وہ اس کا پراپر فالو اَپ (Proper Follow Up) کرے۔

(خطباتِ مسرور جلد 11 صفحہ 44)

واقفین نو کی کیریئر گائیڈنس کمیٹی ہو جو جائزہ لیتی رہے

بعض لوگ بزنس میں جانا چاہتے ہیں یا پولیس یا فوج میں جانا چاہتے ہیں یا اَور شعبوں میں جانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے وہ بے شک جائیں لیکن وقف سے فراغت لے لیں۔ یہ اطلاع کیا کریں۔ پھر اسی طرح ہر ملک میں واقفینِ نَو کے لئے کیریئر گائیڈنس کمیٹی بھی ہونی چاہئے جو جائزہ لیتی رہے اور مختلف فیلڈز میں جانے والوں کی رپورٹ مرکز بھجوائے یا جن کو مختلف فیلڈز میں دلچسپی ہے، اُن کے بارے میں اطلاع ہو، پھر مرکز فیصلہ کرے گا کہ آیا اس کو کس صورت میں اجازت دینی ہے اور پھر یہ بھی جیسا کہ میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچنے والے واقفینِ نَو اپنے تجدیدِ وقفِ نَو کے عہد کو نہ بھولیں، لکھ کر بھجوایا کریں۔ بانڈ (Bond) لکھیں۔ اسی طرح واقفینِ نَو کے لئے ایک رسالہ لڑکوں کے لئے ''اسماعیل'' اور لڑکیوں کے لئے ''مریم'' شروع کیا گیا ہے۔ جرمن اور فرنچ میں بھی اس کا ترجمہ ہونا چاہئے۔ اگر تو ایسے مضامین ہیں جو وہاں کے مقامی واقفین نو، واقفاتِ نَو لکھیں تو وہ شائع کریں۔ نہیں تو یہاں سے مواد مہیا ہو سکتا ہے اس کو یہ اپنی اپنی زبانوں میں شائع کر لیا کریں۔ اردو کے ساتھ مقامی زبان بھی ہو۔

(خطباتِ مسرور جلد 11 صفحہ 44-45)

جائزہ لیں تو مسلمان ہی آپس میں لڑتے نظر آرہے ہیں

پاکستان کی حالت دیکھ لیں۔ درجنوں روزانہ قتل ہو رہے ہیں۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کر رہا ہے۔ اگر گزشتہ چند سالوں کی قتل و غارت کی تعداد جو آپس کی لڑائیوں اور حملوں کی وجہ سے ہوئی ہے ان کو جمع کیا جائے تو ہزاروں میں ان کی تعداد پہنچ جاتی ہے۔ اس وقت میرے پاس اس کے حقیقی اعداد و شمار تو نہیں ہیں لیکن اخباروں سے پڑھنے سے پتہ لگتا ہے کہ روزانہ درجنوں میں قتل ہو رہے ہیں اور اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ ہر سال خودکش بموں سے سینکڑوں بلکہ شاید سینکڑوں سے بھی تعداد آگے نکلے۔ ہزاروں میں پہنچ گئی ہے۔ لوگ مارے جا رہے ہیں اور یہ سب کچھ خدا کے نام پر اور دین کے نام پر ہو رہا ہے۔ کیونکہ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ(الفتح:30) سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک خصوصیت بھی بتائی ہے کہ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ(الفتح:30) کہ کفار کے خلاف جوش رکھتے ہیں، اُن کے لئے سختی ہے۔ اس لئے علماء سمجھتے ہیں کہ اپنی مرضی سے کسی کو بھی کافر بنا کر اُس کے خلاف جو چاہے کرلو۔ ہمیں لائسنس مل گیا۔ جب ایسی سوچ ہو جائے، ایسے معیار ہو جائیں تو کفر کے فتوے لگانے والے خود اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں کے مطابق کفر کے فتوے کے نیچے آ جاتے ہیں۔ بہر حال پاکستان میں اس لحاظ سے ابھی بظاہر امن کی حالت ہے کہ حکومت اور عوام کی لڑائی نہیں ہے لیکن جن ملکوں میں جنگ کی حالت ہے وہاں جہاں دشمن فوجوں نے بھی ظلم و بربریت کی ہے، وہاں خود مسلمان بھی مسلمان کو مار رہے ہیں۔ مثلاً افغانستان کا جائزہ لیں تو وہاں مسلمانوں نے ہی ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی اور خود کش حملے یا عام حملے شروع کئے ہوئے ہیں۔ افغانستان میں کہا جاتا ہے گزشتہ دس سال میں اس وجہ سے تقریباً پچاس ہزار سے زائد اموات ہو چکی ہیں۔ ان میں غیر ملکی فوجی کم ہیں جو مرے بلکہ فوجی چاہے وہ افغانی بھی ہوں کم ہیں۔ شہریوں کی موتوں کی تعداد زیادہ ہے جو معصوم گھروں میں بیٹھے یا بازاروں میں پھرتے اپنے ہی لوگوں کی بربریت کا نشانہ بن رہے ہیں۔ شام میں، سیریا (Syria) میں تو خالصةً مسلمان ہی ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور کہا جاتا ہے (یہ بڑا محتاط اندازہ ہے) کہ ستّر ہزار لوگ اب تک مارے جا چکے ہیں۔ اکثریت معصوم شہریوں کی ہے۔ مصر میں انقلاب لانے کے بہانے ہزاروں قتل کئے گئے، لیبیا میں ہزاروں لوگ مارے گئے اور ابھی تک مارے جا رہے ہیں۔ عراق میں 2003ء سے اب تک کہا جاتا ہے کہ چھ لاکھ سے زائد لوگ مارے گئے ہیں۔ جنگ بندی کے بعد بھی ابھی تک خود کش حملوں کے ذریعہ سے عراق میں مارے جا رہے ہیں۔ یا ویسے بھی آپس میں لڑائی سے مارے جا رہے ہیں۔ اب اخباروں میں یہ خبریں بھی آ رہی ہیں کہ مسلمان ممالک، باہر کی دوسری حکومتیں بھی طاغوتی اور شیطانی طاقتوں یا قوتوں کا آلہ کار بن کر آپس میں یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ مثلاً دو دن پہلے شام کے حوالے سے یہ خبر آئی تھی کہ سعودی عرب یورپ کے ایک ملک سے اسلحہ لے کر شام میں جو مخالفین کا حکومت مخالف گروپ ہے، اُس کو سپلائی کر رہا ہے اور ان لوگوں میں شدت پسند لوگ بھی شامل ہیں۔ اگر ان کو حکومت مل گئی تو عوام مزید ظلم کی چکی میں پسیں گے۔ مصر میں بھی آجکل لوگ یہ نظارے دیکھ رہے ہیں۔ نہ صرف ملک کے عوام بلکہ علاقے کا امن بھی برباد ہوگا اور یہی نہیں بلکہ پھر یہ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ(الفتح:30) کے نام پر دنیا کا امن بھی برباد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر مسلمان ممالک کسی ملک میں ظلم ہوتا دیکھ رہے ہیں تو صحیح اسلامی طریق تو یہ ہے کہ اسلامی ممالک کی تنظیم بات چیت کے ذریعہ سے غیروں کو بیچ میں ڈالے بغیر امن اور عوام کے حقوق کی کوشش کرتی اور یہ کر سکتی تھی۔ اگر شام میں پہلے علوی سُنّیوں پر ظلم کر رہے تھے تو اب اُس کا اُلٹ ہو رہا ہے اور اس وجہ سے مسلمان ملکوں کے آپس میں دو بلاک بھی بن رہے ہیں جو خطے کے لئے خطرہ بن رہے ہیں۔ اب اگر عالمی جنگ ہوتی ہے تو اس کی ابتدا مشرقی ممالک سے ہی ہوگی جو گزشتہ جنگوں کی طرح یورپ سے نہیں ہوگی۔ پس مسلمان ملکوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔ کاش کہ یہ لوگ اور حکومتیں بھی اور علماء بھی اور سیاستدان بھی قرآنِ کریم کے اس حکم پر عمل کرنے والے ہوتے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۱﴾ (الحجرات:11) کہ مومن تو بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(خطباتِ مسرور جلد 11 صفحہ 137-138)

ووٹ دینے سے پہلے یہ جائزہ لو کہ آیا یہ اس عہدہ کا اہل بھی ہے کہ نہیں

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَاِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ﴿۵۹﴾

(النساء: 59)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہ سال جیسا کہ تمام جماعتیں جانتی ہیں، جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ ہر تین سال بعد انتخابات ہوتے ہیں۔ امراء، صدران اور دوسرے مختلف عہدیداران کے انتخابات کئے جاتے ہیں۔ بعض جماعتوں میں یہ انتخابات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ بڑی جماعتوں میں جو مجالسِ انتخاب

منتخب ہوتی ہیں، اُن کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ مجالسِ انتخاب پھر اپنے عہدیداران کا انتخاب کرتی ہیں۔ بہرحال جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لئے، عُہدوں کا حق ادا کرنے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے اور یہ ایسا اہم امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس امر کی طرف مومنین کو توجہ دلائی ہے اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ تمہیں کس قسم کے عہدیداران منتخب کرنے چاہئیں اور عہدیداروں کو توجہ دلائی کہ صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے اور حق ادا نہ کرنے کی صورت میں تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے بنتے ہو۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اس بات کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔ اس آیت میں پہلی ذمہ داری رائے دہی کا حق ادا کرنے والوں کی ہے کہ عُہدہ ایک امانت ہے اس لئے تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اُس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔ ووٹ دینے سے پہلے یہ جائزہ لو کہ آیا یہ اس عہدہ کا اہل بھی ہے کہ نہیں۔ جس کے حق میں تم ووٹ دے رہے ہو یا ووٹ دینا چاہتے ہو وہ اس عہدہ کا حق ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں؟ جتنی بڑی ذمہ داری کسی کے سپرد کرنے کے لئے آپ خلیفۂ وقت کو مشورہ دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اُتنی زیادہ سوچ بچار اور دعا کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ یہ شخص مجھے پسند ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا عزیز ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا برادری میں سے ہے، شیخ ہے، جٹ ہے، چوہدری ہے، سیّد ہے، پٹھان ہے، راجپوت ہے، اس لئے اُس کو ووٹ دیا جائے۔ کوئی ذات پات عہدیدار منتخب کرنے کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جواب طلبی صرف عہدیدار کی نہیں کرتا کہ کیوں تم نے صحیح کام نہیں کیا۔ بلکہ ووٹ دینے والے بھی پوچھے جائیں گے کہ کیوں تم نے رائے دہی کا اپنا حق صحیح طور پر استعمال نہیں کیا۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 223-224)

جماعت کا تفصیلی جائزہ لے کر بہترین شخص کو خدمت سپرد کی جائے

اس آیت میں تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهۡلِهَا (النساء:59) کہا گیا ہے۔ یہ عہدیداران کے لئے بھی ہے۔ بعض عہدے یا بعض کام ایسے ہیں جو بغیر انتخاب کے نامزد کر کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سیکرٹری رشتہ ناطہ ہے، اس کا عہدہ ہے یا خدمت ہے یا بعض شعبوں میں بعض لوگوں کو کام تفویض کئے جاتے ہیں تو امیر جماعت یا صدر جماعت یا متعلقہ سیکرٹری اگر کسی کو ایسے کام دیتے ہیں تو صرف ذاتی پسند اور تعلق پر نہ دیا کریں بلکہ افرادِ جماعت کا تفصیلی جائزہ لیں اور یہ جائزہ لے کر پھر اُن میں سے جو بہترین نظر آئے اُسے کام سپرد کرنا چاہئے ورنہ یہ خویش پروری ہے اور اسلام میں ناپسند ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنے کسی دوست یا عزیز کو کوئی کام سپرد کرتا ہے اور اُس کی بظاہر اُس کام کے لئے لیاقت بھی ہے تو پھر بعض لوگ جن کو اعتراض کرنے کی عادت ہے وہ بلاوجہ یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ اس نے اپنے قریبی کو فلاں عہدہ دے دیا۔ اُن کو یہ اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ کسی عہدیدار کا، کسی امیر کا عزیز ہونا یا قریبی ہونا کوئی گناہ نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اُس شخص کو خدمت سے محروم کر دیا جائے۔ یہ بات میں نے اس لئے واضح کر دی کہ بعض لوگوں کی طرف سے اس طرح کے اعتراض آ جاتے ہیں۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 225)

اگر بجٹ میں گنجائش بھی ہو تو جائزہ لے کر کم سے کم خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہئے کہ جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں۔ کسی بھی صورت میں اسراف نہیں ہونا چاہئے۔ اسی لئے خاص طور پر وہ شعبے جن پر اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور اُن کے بجٹ بھی بڑے ہیں، اُنہیں صرف اپنے بجٹ ہی نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ کوشش ہو کہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کس طرح کیا جا سکتا ہے مثلاً ضیافت کا شعبہ ہے، لنگر کا شعبہ ہے یا جلسہ سالانہ کے شعبہ جات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر اب دنیا میں تقریباً ہر جگہ پھیل چکا ہے اور جلسہ سالانہ کا نظام بھی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ ہر دو شعبوں کے نگرانوں کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر بجٹ میں گنجائش بھی ہو تو جائزہ لے کر کم سے کم خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہی امانت کے حق ادا کرنے کا صحیح طریق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مال کے آنے کی یا اُس کی فراوانی کی کوئی فکر نہیں تھی، صحیح خرچ کرنے والوں کی فکر تھی۔ پس امراء اور متعلقہ عہدیداران اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 231-232)

عہدیداران جائزہ لے کر اپنے قول و فعل کو ایک کریں

یہ بھی ضروری ہے کہ جن علاقوں میں خاص طور پر ضرورتمند اور غرباء ہیں اُن کا خیال رکھا جائے اور اپنے وسائل کے مطابق اُن کی دیکھ بھال کرنا بھی متعلقہ امراء اور عہدیداران کا کام ہے۔ اس بارے میں یہ ضروری نہیں کہ درخواستیں ہی آئیں۔ خود بھی جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ یہ امراء اور صدران کے فرائض میں داخل ہے۔

ایک بہت بڑی ذمہ داری ہر امیر کی، ہر صدر جماعت کی، ہر عہدیدار کی تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ (آل عمران:111) ہے کہ نیکی کی ہدایت کرنا اور بدی سے روکنا۔ پس تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ کو ہمیشہ ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہئے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہر عہدیدار خود اپنا جائزہ لیتے ہوئے اپنے قول و فعل کو ایک نہیں کرتا۔ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا نہیں کرتا۔ تقویٰ کے اُن راستوں کی تلاش نہیں کرتا جن کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے اور تقویٰ کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ صرف چند نیکیاں بجالانا یا چند برائیوں سے رکنا، یہ تقویٰ نہیں ہے۔ بلکہ تمام قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنا اور ہر چھوٹی سے چھوٹی برائی سے رکنا، یہ تقویٰ ہے۔ پس یہ معیار ہیں جو حاصل کر کے ہم نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے بن سکتے ہیں اور امانت کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو بھی، تمام عہدیداران کو بھی، جو منتخب ہو چکے ہیں یا منتخب ہونے والے ہیں، اور منتخب ہو کر آئیں گے اور مجھے بھی اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 234)

اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اعمالِ صالحہ بجالانے والے ہوں

اب چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی اگر جواب طلبیاں شروع ہو جائیں، لوگوں کو خوفزدہ کیا جانے لگے تو یہ بھی فساد کے زُمرہ میں آتا ہے۔ پس یہ انسان کو ہر وقت اپنے مدّنظر رکھنا چاہئے، اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اعمالِ صالحہ انہوں نے بجالانے ہیں اور اعمالِ صالحہ یا اپنے اعمال کی اصلاح اُس وقت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ نے متقیوں کی یہ نشانی رکھی ہے، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والوں کی یہ نشانی رکھی ہے کہ ہر عمل، چاہے وہ نیک عمل ہو، عملِ صالح نہیں بن جاتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ عملِ صالح نہ ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں عملِ صالح بنانے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی ضرورت ہے، اُس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے، استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 357)

عاجزی، محبت واخوت اور قربانی کے جذبے کا جائزہ لیں

جو مشن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے۔ وہ دو اہم کام ہیں۔ ایک تو بندے کو خدا کی پہچان کروا کر خدا تعالیٰ سے ملانا، اور دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کرنا اور یہ دونوں کام ایسے ہیں جو ہمارے سے تقویٰ اور قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں، جو ہماری عملی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ دنیا کو ہم خدا تعالیٰ سے اُس وقت تک نہیں ملا سکتے جب تک ہمارا اپنا خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم نہ ہو۔ دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی ہے، تو یہ ہم اُس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ہم عاجزی، انکساری، سچائی، محبت، اخوت اور قربانی کا جذبہ اپنے اندر نہ رکھتے ہوں۔

پس ان تین دنوں میں ہم نے اپنے اس تعلق اور جذبے کا جائزہ لینا ہے اور بڑھانا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ، تاکہ جلسہ پر آنے کے مقصد کو بھی حاصل کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔ پس ان تین دنوں میں اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے اور عملی حالتوں کو درست کرنے کی ہر احمدی کو، ہر شامل ہونے والے کو کوشش کرنی چاہئے اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہم حقیقت میں اس جلسے کے مقصد کو پانے والے ہوں۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 371-372)

سیکرٹریانِ مال، سیکرٹریانِ تربیت، سیکرٹریانِ تبلیغ کے کاموں کا جائزہ لیں

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں اور کوئی بھی بات جب دیکھیں کہ خطبہ میں کی گئی ہے، کوئی ہدایت دی گئی ہے تو آگے پہنچاتے ہیں اور باقیوں کو بھی چاہئے کہ اس پر عمل کریں۔ یوکے (UK) تو ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اگر

اس بارے میں یہاں صحیح رنگ میں کام کیا جائے تو سب جماعتوں سے بڑھ کر یہاں بہترین نتائج نکل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اُس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے اُن کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔ اسی طرح سیکرٹریانِ مال، سیکرٹریانِ تربیت، سیکرٹریانِ تبلیغ بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(خطبات مسرور جلد 11صفحہ 464-465)

کارکن کو خود جائزہ لینا چاہئے کہ مہمان کی خدمت میں کوئی کمی تو نہیں رہی

یہ دیکھیں کہ اکثریت نے، خاص طور پر جو غیر مہمان تھے، انہوں نے بچوں اور نوجوانوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو جو مہمان نوازی کرتے ہوئے دیکھا ہے تو اُس کا اُن پر بڑا گہرا اثر ہوا ہے اور ان سب نے تقریباً اس کا ذکر کیا ہے۔ پس یہ خدمت کا جذبہ جو جماعت احمدیہ کے افراد میں ہے یہ بھی ایک خاموش تبلیغ ہے۔ ایک بچہ ہے اُس نے پانی پلایا اور آگے گزر گیا لیکن وہ ایک دل میں جو اثر قائم کر گیا اُس نے اُس دل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالا۔ اسی طرح کوئی نوجوان ہے، کسی کو کھانا کھلا رہا ہے، کوئی کار پارکنگ میں ہے تو خوش خلقی کا مظاہرہ کر رہا ہے اور ایسے مظاہرے کرتے ہوئے پارکنگ کروا رہا ہے۔ لڑکے، لڑکیاں سکیننگ اور چیکنگ کر رہی ہیں تو بڑی خوش اخلاقی سے کر رہی ہیں۔ لجنہ نے ہر شعبہ میں اپنے انتظامات کئے جیسا کہ واقعات میں ذکر بھی ہوا ہے اور بڑے اچھے کئے۔ سہولت پہنچانے میں مصروف رہیں۔ تو یہ باتیں جہاں سب کارکنان کے لئے اپنوں کی دعاؤں کو حاصل کرنے والا بناتی ہیں، غیروں کو اسلام اور احمدیت کی حقیقت سے آگاہ کر رہی ہوتی ہیں اور اس خوبصورت تعلیم کا گرویدہ کر رہی ہوتی ہیں۔ پس ان تمام کارکنات اور کارکنان کا میں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے گزشتہ سالوں کی نسبت اِس سال خاص طور پر نسبتاً زیادہ بہتر رنگ میں اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دیئے۔ مجھے لوگوں کے جو تأثرات مل رہے ہیں اس میں اس سال پارکنگ کے شعبہ کے بڑے اچھے تاثرات ہیں۔ خدام پارکنگ کرواتے تھے، خوش اخلاقی سے حال پوچھتے تھے، تکلیف پر معذرت کرتے تھے۔ گرمی کی وجہ سے پانی وغیرہ کا پوچھتے تھے۔ ایک لکھنے والا یہ لکھتا ہے کہ کسی کو مَیں جانتا نہیں تھا لیکن یہ اخلاق دیکھ کر سفر کی آدھی تھکان اور کوفت جو تھی وہ دور ہو جاتی تھی۔ تو بس یہی ایک احمدی کا طرّہ امتیاز ہے اور ان اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہم میں سے ہر ایک کو کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان اعلیٰ اخلاق کو ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اسی طرح تبشیر کی مہمان نوازی کا بھی اس مرتبہ بہت اچھا معیار رہا ہے۔ جامعہ کے طلباء، واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ ہر مہمان ان کی تعریف کر رہا ہے۔ لیکن خود کارکن کو اپنا یہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اگر کہیں کوئی کمی ہے تو اُس کو آئندہ سال کس طرح بہتر کیا جا سکتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد 11صفحہ 500-501)

ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں

ہر احمدی کو چاہئے کہ ان مخالفتوں کی آندھیوں کے باوجود اپنے ایمان کو بڑھاتا چلا جائے۔ استقامت کے اِن نمونوں پر ہمیشہ قائم رہے۔ ایمان و اخلاص میں بڑھتا چلا جائے اور ثبات قدم کے لئے دُعا بھی کرے کیونکہ ثبات قدم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی عطا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکنا اور اُس کی عبادت کا حق ادا کرنا بھی بہت زیادہ ضروری ہے۔ اِسی طرح اپنی عملی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اپنی عملی حالتوں کو بہتر کرنا صرف اُن احمدیوں کا کام نہیں جن پر سختیاں ہو رہی ہیں بلکہ ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں۔ سنگاپور کے احمدی بھی اور برما کے احمدی بھی اور تھائی لینڈ کے احمدی بھی اور دنیا کے ہر ملک کے احمدی اگر اپنی ایمانی حالتوں کا جائزہ نہیں لیں گے تو اس میں ترقی نہیں کریں گے اور اگر احمدیت میں ترقی نہیں ہو گی تو احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

(خطبات مسرور جلد 11صفحہ 532)

مَیں نے جائزہ لیا ہے بعض عہدیداران بھی خطبات کو باقاعدگی سے نہیں سنتے

ہر احمدی کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر گزار ہو کہ اُس نے ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے زمانے کے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن یہ شکر گزاری کس طرح ہو گی؟ اس شکر گزاری کے لئے ہمیں اپنی خواہشات کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی ہو گی، اپنے جذبات کی قربانی دینی ہو گی، حقیقی تعلیم کو سمجھنے کے لئے محنت کرنی ہو گی، پس اِس طرف ہمیں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ باتیں تو بہت سی کرنے والی ہیں لیکن ابھی وقت نہیں کہ مَیں ساری باتیں اسی وقت کھول کر بیان کروں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں فاصلوں کی دُوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ مَیں نے جائزہ لیا ہے بعض عہدیداران بھی خطبات کو باقاعدگی سے نہیں سنتے۔ یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو اِن سے ضرور جوڑیں تا کہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے۔ آخر میں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات آپ کے سامنے رکھوں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی جماعت کو کس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ضروری ہے کہ جو اِقرار کیا جاتا ہے کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، اِس اِقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 605)

(خطبات مسرور جلد 11صفحہ 535)

جائزے لیں کہ جلسے کی اہمیت کا اندازہ ہے کہ نہیں

ایک دور دراز ملک کے رہنے والے کے اخلاص کی ایک اور مثال دیکھیں کہ دین کا علم حاصل کرنے کی اُن میں کیا تڑپ تھی؟ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر کیسا فضل فرمایا۔ آئیوری کوسٹ سے عمر سنگارے صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ احمدی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے قبولیتِ دعا اور امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے بہت سے نشانات دکھائے اور ہر روز دکھا رہا ہے جس سے میرے ایمان میں ترقی ہو رہی ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ناں کہ میری بعثت کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کے ایام قریب تھے اور میری مالی حالت ایسی تھی کہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے زادِ راہ پاس نہیں تھا۔ کرایہ وغیرہ نہیں تھا۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! تیرے مہدی سچے ہیں اور مجھے اُن کے قائم کردہ جلسہ میں جانا ہے۔ اُن کی صداقت کے نشان کے طور پر اپنی جناب سے میرے لئے زادِ راہ مہیا فرما۔ یہ دعا کی انہوں نے۔ اب ان لوگوں کو دیکھیں جنہیں جلسہ کی اہمیت کا اندازہ ہے اور ہر ایک اپنا بھی جائزہ لے۔ کہتے ہیں اگلے روز ایک غیر از جماعت دوست نے مجھ سے جلسہ پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مَیں نے جلسہ پر جانے والے قافلہ کی انتظامیہ کو اپنا اور اُس دوست کا نام لکھوا دیا۔ جلسہ پر جانے میں دو روز رہ گئے تھے لیکن ابھی جلسہ پر جانے کا کوئی انتظام نہ ہوا تھا۔ کرایہ پاس نہ تھا۔ کہتے ہیں مَیں نے دعا جاری رکھی۔ اسی دوران مجھے قریبی ایک گاؤں میں جانا پڑ گیا۔ وہاں ایک شخص مجھے ملا اور کہنے لگا کہ میں تو کل سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں اور اُس نے میرے ہاتھ میں بیس ہزار فرانک تھما دیئے اور یہ کہا کہ یہ آپ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُس دوسرے شخص کے دل میں ڈالا کہ تم اُس کو پیسے دو۔ کہتے ہیں مَیں نے رقم لے کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس رقم سے میں نے سولہ ہزار فرانک دو افراد کا کرایہ ادا کر دیا اور چار ہزار سفر کے لئے رکھ لیا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً اُن کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا ہے جیسا کہ انہوں نے خود بھی لکھا ہے۔ بیعت کے بعد وہ تبدیلی پیدا ہوئی جس نے دنیا کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے پر اُن کو مائل کیا۔ کسی انسان کے پاس نہیں گئے بلکہ دعامیں لگے رہے کہ اللہ تعالیٰ انتظام کر دے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول بھی کی اور اُن کی خواہش کو پورا فرمایا۔

(خطبات مسرور جلد 11صفحہ 560-561)

جائزے لیں کتنے اپنے خلاف گواہی دینے کو تیار ہیں

اللہ تعالیٰ سچائی کے بارہ میں مزید فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ﴿۷۱﴾ (الفرقان:70) کہ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو پیچ دار نہ ہو بلکہ سچی، کھری اور سیدھی ہو۔ یہ وہ سچائی کا معیار قائم رکھنے کے لئے احسن ہے جس کو کرنے اور

پھیلانے کا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔لیکن اگر ہم اپنے جائزے لیں تو سچائی کے یہ معیار نظر نہیں آتے۔ ہر قدم پر نفسانی خواہشات کھڑی ہیں۔ اگر ہم جائزہ لیں، کتنے ہیں ہم میں سے جو بوقت ضرورت اپنے خلاف گواہی دینے کو تیار ہو جائیں، اپنے والدین کے خلاف گواہی دیں، اپنے پیاروں کے خلاف گواہی دیں اور پھر یہ معیار قائم کریں کہ اُن کی روزمرہ کی گفتگو، کاروباری معاملات وغیرہ جو ہیں ہر قسم کی پیچ دار باتوں سے آزاد ہوں۔ کہیں نہ کہیں یا تو ذاتی مفادات آڑے آ جاتے ہیں یا قریبیوں کے مفادات آڑے آ جاتے ہیں۔ یا اَنائیں آڑے آ جاتی ہیں اور غلطی ماننے کو وہ تیار نہیں ہوتے۔ ان باتوں کو پیچ دار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ اپنی جان بچائی جائے تا کہ اپنے مفادات حاصل کئے جائیں۔

(خطبات مسرور جلد 11صفحہ 571)

خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو خود بھی اپنا جائزہ لینا ہو گا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی تو اس نے اس عقل کو استعمال کر کے اپنی آسانیوں کے سامان پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَی الۡاَرۡضِ زِیۡنَۃً لَّہَا لِنَبۡلُوَہُمۡ اَیُّہُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ﴿۸﴾ (الکھف:8) یعنی زمین پر جو کچھ ہے اُسے یقیناً ہم نے زینت بنایا ہے تا کہ ہم اُنہیں آزمائیں کہ کون بہترین عمل کرتا ہے۔

پس یہاں زمین کی ہر چیز کو زینت قرار دے کر اُس کی اہمیت بھی بیان فرما دی۔ ہر نئی ایجاد جو ہم کرتے ہیں اُس کو بھی زینت بتا دیا، اُس کی اہمیت بیان فرمائی لیکن فرمایا کہ ہر چیز کی اہمیت اپنی جگہ ہے لیکن اس کا فائدہ تبھی ہے جب احسن عمل کے ساتھ یہ وابستہ ہو۔ پس ہمیں نصیحت ہے کہ ان ایجادات سے فائدہ اُٹھاؤ لیکن احسن عمل مدّنظر رہے۔ یہ ایجادات ہیں، ان کی خوبصورتی تبھی ہے جب اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کام کیا جائے یا کام لیا جائے، نہ کہ فتنہ و فساد پیدا ہو۔ اگر احسن عمل نہیں تو یہ چیزیں ابتلا بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ پہلے میں نے مثالیں دیں۔ یہ ٹیلی ویژن ہی ہے جو فائدہ بھی دے رہا ہے اور ابتلا بھی بن رہا ہے۔ بہت سے گھر انٹرنیٹ اور چیٹنگ کی وجہ سے برباد ہو رہے ہیں۔ بچے خراب ہو رہے ہیں اس لئے کہ آزادی کے نام پر اللہ تعالیٰ کی مہیا کی گئی چیزوں کا ناجائز فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ حقیقی عبد کے لئے حکم ہے کہ ہمیشہ احسن قول اور احسن عمل کو سامنے رکھو اور کام کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ بہرحال قرآنِ شریف کے بے شمار حکم ہیں ہر حکم کی تفصیل یہاں بیان نہیں ہوسکتی۔ ایک بات ہے جس کی طرف مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں اور اس بارے میں شروع میں بھی میں کچھ کہہ آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے جو احسن قول کے بارے میں ہمیشہ مدّنظر رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بہت پسند ہے، فرمایا کہ وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۴﴾ (حٰمٓ السجدہ:34) اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو گی جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس یہ خوبصورت تعلیم اور بات ہے جو ایک حقیقی بندے سے جس کی توقع کی جاتی ہے، کی جانی چاہئے۔ جو آیت میں نے شروع میں تلاوت کی تھی اُس میں فرمایا تھا کہ یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ کہ ایسی بات کیا کرو جو سب سے اچھی ہو اور سب سے اچھی وہ باتیں ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ لیکن اس آیت میں فرمایا کہ یہ سب اچھی باتیں سمٹ کر اس ایک بات میں آ جاتی ہیں، اس آیت میں ان کا خلاصہ ہے اور یہی سب سے احسن قول ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلاؤ۔ اب خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو خود بھی اپنا جائزہ لینا ہو گا کہ وہ خود کس حد تک ان باتوں پر عمل کر رہا ہے جن کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ میں نے شروع میں بھی کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم وہ بات نہ کہو جو تم کرتے نہیں کیونکہ یہ گناہ ہے۔

(خطبات مسرور جلد 11صفحہ 577-578)

کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنے جائزے لینے ہونگے

ہمیں اپنا جائزہ لینا ہو گا، سوچنا ہو گا، منصوبہ بندی کرنی ہو گی، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہو گی تا کہ ہم کامیابیوں سے ہمکنار ہوں اور آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اگر ہم آپ کو مان کر پھر آرام سے بیٹھ جائیں اور کوئی فکر نہ کریں تو یہ عہدِ بیعت کا حق ادا کرنے والی بات نہیں ہو گی۔ یہ دعویٰ قبول کر کے بیٹھ جانا اور سو جانا ہمیں مجرم بناتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی جب ہم اپنے وسائل کو دیکھتے ہیں، اپنی حالتوں کو دیکھتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ کیا یہ سب کچھ ہوسکتا ہے۔ ہم کریں بھی تو کیا کریں گے کہ ایک طرف ہمارے وسائل محدود اور دوسری طرف دنیا کی اسّی فیصد سے زائد آبادی کو مذہب سے دلچسپی نہیں ہے، دنیا کے پیچھے بھاگنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں دولت ہے، ہر قسم کی ترقی ہے، دوسرے مادّی اسباب ہیں جنہوں نے یہاں رہنے والوں کو خدا سے دور کر دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں کہ خدا تعالیٰ کی تلاش میں وقت ضائع کریں۔ ابھی کل کی ڈاک میں ہی ایک احمدی کا جاپان سے ایک خط تھا، بڑے درد کا اظہار تھا کہ میں نے اپنے ایک جاپانی دوست سے کہا، اُن کے بڑے اچھے اور اعلیٰ اخلاق ہیں، تعلقات بھی اُن سے اچھے ہیں، بات چیت بھی ہوتی رہتی ہے، جب اُسے یہ کہا کہ خدا سے دعا کریں کہ ہدایت کی طرف رہنمائی ہو تو کہنے لگے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ تمہارے خدا کی تلاش کرتا پھروں یا خدا سے رہنمائی مانگوں، مجھے اور بہت کام ہیں۔ تو یہ تو دنیا کی حالت ہے۔ ان قوموں کی جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ سمجھتی ہیں یہ حالت ہے اور غریب قوموں کو بھی اس ترقی اور دولت کے بل بوتے پر اپنے پیچھے چلانے کی بڑی طاقتیں اور امیر قومیں کوشش کر رہی ہیں۔ پس جب یہ صورتِ حال ہو، سننے کی طرف توجہ نہ ہو یا کم از کم ایک بڑے طبقہ کی توجہ نہ ہو اور دولت اور مادّیت ہر ایک کو اپنے قبضہ میں لینے کی کوشش کر رہی ہو اور ہمارے وسائل جیسا کہ مَیں نے کہا، محدود ہوں تو ایسے میں کس طرح ہم دجل اور مادّیت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بظاہر ناممکن نظر آتا ہے کہ ہم دنیا کی اکثریت کو خدا تعالیٰ کے وجود کی پہچان کروا سکیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کر سکیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور بڑی تحدّی سے فرماتے ہیں کہ میں یہ سب کچھ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں اور یہ ہو گا۔ ان شاء اللہ

(خطبات مسرور جلد 11صفحہ 546-547)

اگر باریکی سے جائزہ لیں تو پتہ چلے کہ ’’بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں‘‘

مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اگر عملی اصلاح میں ہم سو فیصد کامیاب ہو جائیں تو ہماری لڑائیاں اور جھگڑے اور مقدمے بازیاں اور ایک دوسرے کو مالی نقصان پہنچانے کی کوششیں، مال کی ہوس، ٹی وی اور دوسرے ذرائع پر بیہودہ پروگراموں کو دیکھنا، ایک دوسرے کے احترام میں کمی، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش، یہ سب برائیاں ختم ہو جائیں۔ محبت، پیار اور بھائی چارے کی ایسی فضا قائم ہو جو اس دنیا میں بھی جنت دکھا دے۔ یہ ایسی برائیاں ہیں جو عملاً ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ جماعت کے اندر بھی بعض معاملات ایسے آتے رہتے ہیں، اس لئے میں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہم میں پیدا ہو جائے تو خدمتِ دین کے اعلیٰ مقصد کو ہم فضلِ الٰہی سمجھ کر کرنے والے ہوں گے۔ میری اس بات سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم خدمتِ دین کو تو فضلِ الٰہی سمجھ کر ہی کرتے ہیں لیکن سو فیصد عہدیداران اس پر پورا نہیں اترتے۔ میرے سامنے ایسے معاملات آتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ عہدیداروں میں وسعتِ حوصلہ اور برداشت کی طاقت نہیں ہے۔ کسی نے اونچی آواز میں کچھ کہہ دیا تو اپنی اَنا اور عزت آڑے آ جاتی ہے۔ کبھی جھوٹی غیرت کے لبادے اوڑھ لئے جاتے ہیں۔ پس کسی کام کو فضلِ الٰہی سمجھ کر کرنے والا تو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر بات برداشت کرتا ہے۔ اپنی عزت کے بجائے ’’اَلۡعِزَّۃُ لِلّٰہِ‘‘ کے الفاظ اُسے عاجزی اور انکساری پر مجبور کرتے ہیں۔ پس اگر باریکی سے جائزہ لیں تو پتہ چلے کہ ’’بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18)

... اگر یہ نہیں تو ہم دعوے کی حد تک تو بے شک درست ہوں گے کہ زمانے کے امام کو مان لیا لیکن حقیقت میں زبانِ حال سے ہم دعوے کا مذاق اُڑا رہے ہوں گے۔ کسی غیر کی دشمنی ہمیں نقصان نہیں پہنچا رہی ہو گی بلکہ خود ہمارے نفس کا دوغلا پن ہمیں رُسوا کر رہا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس پر مستزاد ہے۔

پس خاص طور پر ہر اُس شخص کو جس کو جماعت کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عام طور پر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کیونکہ حق بیعت زبانی دعووں سے اور صرف ماننے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ عمل کی قوت جب تک روشن نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں۔

(خطبات مسرور جلد 11صفحہ 676-678)

اگر ہم جائزہ لیں تو مسلمانوں کی جو اکثریت ہے اس معیار کے مطابق بھوکی پیاسی رہتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام امرتسر کے ایک سفر پر تھے اور اس حالت میں ایک موقع پیدا ہوا کہ آپ ایک جگہ تقریر فرما رہے تھے۔ تقریر کے دوران آپ کے گلے میں خشکی محسوس ہوئی تو ایک دوست نے یہ دیکھ کر چائے کی پیالی آپ کو پیش کی۔ آپ نے اُسے ہٹا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر تکلیف محسوس ہوئی، اُس نے فکرمند ہو کے پھر چائے کی پیالی پیش کی۔ آپ نے ہٹا دیا اور ہاتھ سے اشارہ بھی کیا کہ رہنے دو۔ لیکن کیونکہ تکلیف پھر ہوئی اور گلے میں خشکی کا احساس ہوا تو پھر اُس نے تیسری دفعہ چائے کی پیالی پیش کی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غالباً یہ سمجھ کر کہ اگر میں نے نہ لی تو یہ سمجھا جائے گا کہ میں ریاء کر رہا ہوں اور سفر میں جو روزہ نہ رکھنے کا حکم اور سہولت ہے، اُس سے لوگوں کو دکھانے کے لئے فائدہ نہیں اُٹھا رہا۔ آپ نے ایک گھونٹ

اس پیالی میں سے لے لیا۔ تو اس پر وہاں بیٹھے غیر از جماعت لوگوں نے شور مچا دیا کہ دیکھو مہدی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور رمضان کے مہینے میں روزہ نہیں رکھا ہوا۔ اُن لوگوں کے نزدیک روزے کی اہمیت یہ ہے کہ روزہ رکھ لو چاہے خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہو۔حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ان میں سے شاید نوّے فیصد نماز بھی نہیں پڑھتے ہوں گے، اُس کے بھی تارک ہوں گے اور ننانوے فیصد جھوٹ بولنے والے، دھوکہ فریب کرنے والے، مال لوٹنے والے تھے، مگر یہ بھی سچ ہے کہ اُن میں سے ننانوے فیصد یقیناً اُس وقت روزے دار بھی ہوں گے کیونکہ روزے کو سب سے بڑی نیکی سمجھا جاتا ہے۔ مگر وہ روزہ اُس طرح نہیں رکھتے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹ بولتا ہے، غیبت کرتا ہے، گالی دیتا ہے، خدا تعالیٰ کے نزدیک اُس کا روزہ روزہ نہیں ہے، وہ صرف بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ اگر ہم جائزہ لیں تو مسلمانوں کی جو اکثریت ہے اس معیار کے مطابق بھوکی پیاسی رہتی ہے۔ مگر یہ بھوکا پیاسا رہنا اُن کے نزدیک بہت بڑی نیکی ہے اور اُن کا بیڑا پار کرنے کے لئے کافی ہے۔ یا چند مزید نیکیوں کو جو اُن کے نزدیک بڑی ہیں اُس میں شامل کر لیں گے کہ اسی سے ہماری بخشش کے سامان ہو گئے۔ ایسے لوگ جو ہیں وہ نہ دنیا میں نیکیاں قائم کرنے والے ہو سکتے ہیں، نہ ہی وہ صحیح معیارِ گناہ قائم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے خود ساختہ بڑی نیکیوں اور چھوٹی نیکیوں اور بڑے گناہوں اور چھوٹے گناہوں کے معیار قائم کر لئے ہیں اور نتیجۃً وہ جو بھی اُن کی نیکی کی تعریف ہے، اُس کے مقابلے پر بڑی نیکی اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس بدی کو چھوٹا سمجھتے ہیں اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، اُس کو نہ چھوڑنا یہی ہے کہ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور یوں ایک برائی سے دوسری برائی میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے اُس نیکی کو بڑا قرار دیا ہے جسے کرنا مشکل ہو اور وہ ہر ایک کے لئے مختلف ہے، اور اُس بدی کو بڑا قرار دیا ہے جس سے بچنا مشکل ہو۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 687-688)

قادیان کے احمدیوں کی مستقل آبادی کو اپنے دلوں کے جائزے لینے ہوں گے

پس اگر جلسہ کے مقصد سے بھرپور فائدہ اُٹھانا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے سب شامل ہونے والے جلسہ میں شامل ہوں جو جلسہ کے مقاصد میں سے ایسا اہم مقصد ہے جس کا آپ نے خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ امیری، غریبی اور بڑے ہونے اور چھوٹے ہونے کے فرق کو مٹا دیں۔ ذاتی رنجشیں بھی ہیں تو یہاں اس ماحول میں وہ ایک دوسرے کے لئے اس طرح دُور کر دیں جیسے کبھی پیدا ہی نہیں ہوئی تھیں۔ قادیان کے احمدیوں کی مستقل آبادی کو بھی اپنے سینوں کو ٹٹولنا ہو گا۔ اپنے دلوں کے جائزے لینے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ایسا موقع عطا فرمایا کہ مسیح موعود کی بستی میں رہتے ہیں جس کا ماحول ویسا ہونا چاہئے جیسا کہ زمانے کے امام نے خواہش کی تھی اور اس کے لئے جماعت کی تربیت کی کوشش کی اور پھر اس بات کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یعنی وہاں رہنے والوں کو اپنی زندگی میں ایک اور موقع دیا کہ جلسہ میں شامل ہوں اور اپنی تربیت کے اس اعلیٰ موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

پس جہاں ہر آنے والا اس محبت و اخوت کے تعلق اور رشتے کو قائم کرے، وہاں اس بستی میں رہنے والا ہر احمدی بھی اس طریق پر اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ یہی جائزے پھر دنیاوی خواہشات سے بھی دلوں کو پاک کریں گے اور آخرت کی طرف بکلّی جھکنے کا خیال اور احساس پیدا ہو گا۔ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو گا۔ اس دنیا کی خواہشات کی فکر نہیں ہو گی بلکہ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ (الحشر:19) کا مضمون جو ہے، یہ سامنے ہو گا۔ یہ کوشش ہو گی کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اور اُخروی زندگی کی بھلائیاں چاہنے کے لئے اس دنیا سے کیا آگے بھیجنا ہے۔ زہد اور تقویٰ پر نظر رکھنی ہے یا دنیاداری کا نمونہ دکھانا ہے اور خدا تعالیٰ کے خوف کو دل سے نکال کر یہ زندگی گزارنی ہے۔ عہدِ بیعت کی پابندی کرنی ہے یا عہدِ بیعت کا خوبصورت بیج صرف سینے پر لگا کر اپنے آپ کو عہدِ بیعت کو پورا کرنے والا سمجھنا ہے۔ خدا ترسی، پرہیز گاری اور نرم دلی کے اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے ہیں یا ظلم و جور اور بداخلاقی اور بدکلامی جیسی برائیوں کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہوئے اپنے عمل سے اُس کے اظہار کرنے ہیں۔ عاجزی اور انکساری کے نمونے قائم کرنے ہیں یا تکبر و غرور سے اپنے سروں اور گردنوں کو اکڑا کر چلنا ہے۔ سچائی کے خوبصورت موتی بکھیرنے ہیں یا جھوٹ کے اندھیروں کی نذر ہو کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینی ہے۔ دینی مہمات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہوئے مسیح محمدی کے مشن کی تکمیل کرنی ہے یا دنیاداری کی چمک دمک میں ڈوب کر اپنے مقصد کو بھولنا ہے۔ پس یہ جائزے اور اپنے عمل کا تنقیدی جائزہ ہمیں بتائے گا کہ ''مَا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ'' کو کس حد تک ہم نے اپنے سامنے رکھا ہوا ہے۔ پس جلسہ کے یہ تین دن ان باتوں کا جائزہ لینے کے لئے اور اپنے عمل خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کے لئے بہترین دن ہیں جبکہ ایک دوسرے کا روحانی اثر قبول کرنے کا بھی رجحان ہوتا ہے۔ تہجد کی اجتماعی اور انفرادی ادائیگی ایک خاص ماحول پیدا کر رہی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سجدہ گاہوں اور دعاؤں کی جگہیں بھی بہت سے دلوں کو بے قرار دعاؤں کی توفیق دے رہی ہوتی ہیں۔ لا محسوس طریقے پر انتشارِ روحانیت کا ماحول ہوتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 710-711)

بقیہ: جامع المناهج والاساليب ...... از صفحہ 4

اس کے معنے دائم اور شدید کے کئے ہیں تو یہ خیال کر لینا کہ یہ لفظ عربی زبان کا نہیں ہے بلکہ کسی اَور زبان کا ہے جسے عربی زبان میں شامل کر لیا گیا ہے قطعاً غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ درحقیقت یہ ایک غلطی ہے جو بعض عرب مفسّروں کو لگی ہے۔ جب وہ ایک لفظ کو جو عام طور پر عربی میں استعمال نہیں ہوتا دیکھتے ہیں تو فوراً یہ خیال کر لیتے ہیں کہ یہ عربی کا لفظ نہیں حالانکہ دوسرے ماہرین لغت اسے عربی کا لفظ قرار دیتے ہیں۔ ان کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر آج کل کے عیسائی ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ قرآن کریم میں غیر زبان کے الفاظ پائے جاتے ہیں اور غیر زبانوں کے الفاظ کی وجہ سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ قرآن کریم کے متعلق جو یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ عَرَبِیٌّ مُّبِیۡنٌ میں نازل کیا گیا ہے یہ غلط ہے حالانکہ اگر ان مفسرین کی بات جو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کا فلاں فلاں لفظ عربی نہیں تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی یہ اعتراض عقل کے بالکل خلاف ہے۔ دنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں جس میں غیر زبان کا کوئی لفظ نہ پایا جاتا ہو۔''

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 286 پرنٹ ویل امرتسر 2010ء)

- ''یہ آیت (آیت نسخ سورۃ البقرۃ آیت 107) ایسی اہم ہے کہ میں سمجھتا ہوں اِس آیت کے متعلق جو غلط فہمی لوگوں میں پائی جاتی تھی اگر حضرت مسیح موعودؑ صرف اسی کو دُور کرتے تو میرے نزدیک یہی ایک بات آپ کی نبوت اور ماموریت کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہوتی۔ اس کے متعلق مسلمانوں میں جو غلط فہمیاں پیدا ہوگئی تھیں اُن کی موجودگی میں اسلام کو سچا مذہب قرار دینا یا اُسے قلبی تسلی اور اطمینان کا موجب سمجھنا ممکن تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں اس آیت کے معنے مسلمانوں میں یہ رائج تھے کہ ہم قرآن کریم کی جو آیت بھی منسوخ کر دیں یا اُسے بھلا دیں ہم اُس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت لے آتے ہیں۔ اس آیت کے یہ معنے کر کے وہ اس سے قرآن کریم میں نسخ کا ثبوت نکالا کرتے تھے اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ قرآن کریم کی بعض آیات یقیناً منسوخ ہوگئی تھیں اور منسوخ کے وہ یہ معنے لیتے تھے کہ اُن کے احکام کو معطل کر دیا گیا تھا اور بعض آیات کے متعلق وہ سمجھتے کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ نے بُھلا دیا تھا۔ اِس نسخ کے متعلق مسلمانوں کے مختلف نظریات ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 95 پرنٹ ویل امرتسر 2010ء)

دعا کا تحفہ
تسبیح و تحمید

حضرت ابو سعیدؓ خدری اور حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار کلمات اپنے لئے چن لئے ہیں یعنی سُبۡحَانَ اللّٰہِ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَکۡبَرُ جو شخص سُبۡحَانَ اللّٰہِ کہتا ہے اُس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس بدیاں معاف کی جاتی ہیں اور جو شخص اَللّٰهُ اَکۡبَرُ کہتا ہے اُس کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہے اور جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) کہتا ہے اُس کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہے اور جو شخص اپنی طرف سے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کے ساتھ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ (تمام جہانوں کا ربّ) بھی کہتا ہے تو اُس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی اور تیس بدیاں معاف ہوتی ہیں۔

(مسند احمد مطبوعہ بیروت جلد 2 صفحہ 35)

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 75)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ٹرانسکرپشن و کمپوزنگ۔ ابو اثمار اٹھوال

This Week with Huzur

8/ جولائی 2022ء

5/ جولائی 2022ء بروز منگل کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ریکارڈ شدہ پیغام مذہبی یا عقیدے کی آزادی پر عالمی وزارتی کانفرس 2022ء کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر سنایا گیا جو Queen Elizabeth II Centre London میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرس میں مذہب اور عقیدے کی آزادی پر عالمی سطح پر پہلے سے زیادہ عملی کارروائی کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا۔جس میں حکومتوں اور پارلیمنٹس کے اراکین، مذہبی نمائندوں اور سول سوسائٹی نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب میں پیغامات بھی شامل کیے گئے جن میں اس وقت کے شہزادہ ویلز جو بعد میں برطانیہ کے بادشاہ بنے اور برطانیہ کے وزیر اعظم اور دیگر معززین اور مذہبی راہنماؤں کے پیغامات شامل تھے۔

عالمی وزارتی کانفرس میں خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں مذہبی آزادی کے بارہ میں قرآنی تعلیم کا خاکہ پیش فرمایا اور اپنے خالق کو حقیقی امن کیلئے پہچاننے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنیوالا، بار بار رحم کرنیوالا ہے (پڑھتا ہوں)۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ آج ''آزادیٔ مذہب یا عقیدہ'' کے بارے میں عالمی وزارتی کانفرس 2022ء منعقد ہو رہی ہے تا کہ مذہب اور عقیدہ کی آزادی کے بنیادی اصولوں کا تحفظ کیا جائے۔ جیسا کہ اس افتتاحی اجلاس کا موضوع ہے، یقیناً آزادیٔ مذہب اور عقیدہ اہم انسانی حقوق ہیں جنہیں یقیناً ہر کسی کے لئے اور ہر جگہ تحفظ دیا جانا چاہیے۔ گو ہم ایک تیزی سے مادیت کی طرف بڑھتی دنیا میں رہ رہے ہیں جس میں لوگ مذہب سے دور ہوتے جا رہے ہیں مگر اب بھی دنیا بھر میں لاکھوں لوگ مذہبی اقدار کو مانتے ہیں اور یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے عقائد اور نظریات کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔ اس لیے جماعت احمدیہ مسلمہ کے عالمی سربراہ کے طور پر بہت اخلاص سے اس بات کی قدر کرتا ہوں کہ آپ اس کانفرس کا انعقاد کر رہے ہیں تا کہ عالمی سطح پر مذہبی آزادی کا دفاع کریں۔ جماعت احمدیہ مسلمہ بذاتِ خود انتہائی مذہبی ظلم و تشدد کا نشانہ رہی ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے خلاف قانون بنائے گئے ہیں تا کہ ہمارے افراد بنیادی مذہبی عقائد کا اظہار نہ کرسکیں اور نہ ان پر عمل کرسکیں۔ کئی دہائیوں کے عرصہ میں احمدی مسلمانوں کو بہیمانہ طور پر صرف اپنے مذہبی عقائد کی بناء پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور مذہبی دہشتگردوں کے غیر انسانی اور وحشیانہ حملوں کی بناء پر کئی اپنی جان گنوا بیٹھے ہیں۔ مگر ہم نے اس ظلم و تشدد کا جواب نہ کبھی ظلم سے دیا ہے اور نہ ہی کبھی دیں گے۔ بلکہ ہمارا جواب ہمیشہ محبت اور امن کا جواب ہوگا۔ اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر ہم مسلمانوں اور غیر مسلموں سے ایک ہی بات کہتے ہیں کہ تمام افراد لازماً ہمیشہ اپنے پر امن عقائد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے آزاد ہونے چاہئیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آزادیٔ عقیدہ اور سوچ کو اس حد تک رائج کیا ہے کہ قرآن کہتا ہے کہ طاقت کے استعمال کی اجازت صرف ان لوگوں کے مقابل پر دی گئی ہے جو مذہب کو دنیا سے مٹانا چاہتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم واضح فرماتا ہے کہ اگر ان لوگوں کا طاقت سے جواب نہ دیا گیا جو مذہب کو طاقت سے ختم کرنا چاہتے ہیں، تو نہ کوئی چرچ، یہودیوں کی عبادت گاہ، مندر، مسجد یا عبادت کی کوئی اور جگہ جہاں اللہ کا نام لیا جاتا ہے، محفوظ رہے گی۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسے مسلمانوں کی مذہبی ذمہ داری قرار دیا ہے کہ وہ تمام مذہب کے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرے اور عقیدہ کی آزادی ہمارے مذہب کا اہم ستون قرار دیا ہے۔ مزید یہ کہ بڑی طاقتوں، حکومتوں اور عالمی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ تمام ذرائع جو ان کے پاس ہیں ان کا استعمال اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام لوگ اپنے عقائد کی بناء پر آزاد رہ سکیں۔ اس روشنی میں مجھے امید ہے کہ وہ ممالک، رہنما اور تنظیمیں جو اس معزز کانفرس میں حصہ لے رہے ہیں، رنگ و نسل سے بالا ہو کر مخلصانہ طور پر کوشش کریں گے کہ تمام ممالک کے لوگ اپنے عقائد کا آزادانہ اظہار اور ان پر بغیر کسی ڈر و خوف کے عمل کرسکیں۔ ساتھ ہی بطور ایک مذہبی انسان ہونے کے ناطے میرا یہ دلی عقیدہ ہے کہ دنیا میں حقیقی آزادی اور دیرپا امن اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب تک انسانیت اپنے خالق کو نہ پہچان لے اور اس کے حقوق کی ادئیگی کرے اور اس کے احکامات پر عمل کرے۔ چاہے ہمارے مذہبی رجحان ہیں یا نہیں، ہمیں لازماً ماننا ہوگا کہ ایک خدا ہے جو خالق ہے اور اس کے ہاتھ میں تمام تخلیق ہے۔ چنانچہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کے اور تمام بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام جماعتوں اور لوگوں کے لئے دنیا بھر میں حقیقی مذہبی آزادی اور ہم آہنگی غالب آئے تا وہ اپنی زندگیاں اپنے عقائد کے مطابق گزار سکیں۔ آخر میں، میں آپ سب کے لیے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں اس کانفرس کے باقی پروگرام

کے لئے۔ اور دعا کرتا ہوں کہ یہ کانفرس اپنے حقیقی مقاصد، مذہبی آزادی کے دنیا بھر میں اصولوں کے تحفظ کو پورا کرے۔ آمین۔ بہت شکریہ۔''

انڈونیشیا کے مہمانوں سے ملاقات

7/ جولائی بروز جمعہ انڈونیشیا سے آئے ہوئے 2 مہمانوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضور (احمد توفند منک) جو چیئرمین نیشنل کمیشن برائے انسانی حقوق ہیں اور محمد اسنور سے بھی جو کہ چیئرمین قانونی امداد فاؤنڈیشن انڈونیشیا ہیں ملے۔ اس ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی گہرائی میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی اور بیان فرمایا کہ اسلام کس طرح امن کا مذہب ہے۔حضور نے یہ واضح طور پر فرمایا کہ مذہب کی آزادی اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔حضور نے دونوں اشخاص کی کوششوں کو بھی سراہا جو اقلیتوں کے حقوق قائم کرنے اور احمدی مسلمانوں کے حقوق قائم کرنے میں کوشاں ہیں۔

ان مہمانان کرام نے بیان کیا کہ: ''ہمارے لیے یہ سعادت کی بات ہے کہ ہمیں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔جس میں ہمیں یہ بات کرنے کا موقع ملا کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے مذہب کیا کردار ادا کرسکتا ہے۔ میں بہت خوش ہوں کیونکہ مجھے پہلی دفعہ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مجھے بڑے اچھے اور امن پسند لوگوں سے ملنے کا موقع ملا۔ہمیں بڑا اچھا لگ جب حضور نے اپنے دفتر میں ہمارا استقبال کیا۔ ہمیں امید ہے کہ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی حالت بہتر ہو جائے گی اور ہم حضور سے انڈونیشیا کے ملک اور اس کے باشندوں کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہیں اور ان کے لیے برکت طلب کرتے ہیں۔حضور کا بنیادی پیغام یہ تھا کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم ہمیشہ اسی بات کے لیے کوشاں رہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں اور دنیا بھر میں امن قائم ہو جائے۔ یہ وہ بنیادی پیغام تھا جو ہمیں حضور سے ملا۔''

اسی طرح دوسرے معزز مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا کہ: ''یہ بڑی سعادت اور برکت کی بات ہے کہ ہمیں یہاں آنے کا موقع ملا اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جب ہم یہاں پہنچیں تو ہم نے اکٹھے باجماعت نماز ادا کی۔حضور نے عصر کی نماز پڑھائی۔ حضور کے پیچھے عصر کی نماز پڑھنا بہت برکت کی بات تھی۔ مجھے پہلی دفعہ حضور کے پیچھے اس طرح نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ پھر عصر کی نماز کے بعد ہماری حضور سے ملاقات ہوئی۔ دورانِ ملاقات ہم نے اسلام کے پیغام کے متعلق بات کی۔حضور نے واضح طور پر فرمایا کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ اسلام میں کوئی جبر نہیں اور اسلام میں دوسروں کے خلاف ظلم وستم کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

رپورٹ: عابد محمود بھٹی۔ نمائندہ الفضل آن لائن تنزانیہ

احمدیہ پری اینڈ پرائمری اسکول تنزانیہ میں تقریب تقسیم اسناد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تنزانیہ کے شہر موروگورو میں احمدیہ پری اینڈ پرائمری اسکول قائم ہے۔ اس اسکول میں نرسری اور پرائمری لیول تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اس اسکول کا باقاعدہ آغاز 2014ء میں ہوا۔ یہ اسکول جامعہ احمدیہ تنزانیہ سے ملحقہ احاطہ میں واقع ہے اور ابتداء

سے ہی اس اسکول کی نگرانی پرنسپل جامعہ احمدیہ کے ذمہ ہے۔ جامعہ کے دیگر اساتذہ بھی اسکول کے انتظامی اُمور میں تعاون کرتے ہیں۔

امسال 22 طلباء و طالبات پرائمری اسکول کی آخری کلاس standard-7 کا نیشنل امتحان دے رہے ہیں۔ چنانچہ مؤرخہ 22/ستمبر بروز جمعرات graduation اور تقریب تقسیم اسناد کا پروگرام رکھا گیا تھا۔جس کے مہمان خصوصی مکرم طاہر محمود چوہدری (امیر ومشنری انچارج تنزانیہ) تھے۔ اس تقریب میں گریجویٹ ہونے والے طلباء اور ان کے والدین کو مدعو کیا گیا تھا۔

مہمانِ خصوصی کی آمد پر تمام حاضرین نے قومی ترانہ پڑھا اور تلاوت

قرآن سے تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اسکول سکاؤٹس نے اپنے روایتی انداز میں مہمان خصوصی کا استقبال کیا اور اسکول کا ترانہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں گریجویٹ ہونے والے طلباء کی طرف سے الوداعی تقریر پیش کی گئی۔ محترم امیر صاحب نے اسناد تقسیم کیں اور طلباء کو نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے بعد تقریب کا اختتام ہوا اور تمام حاضرین میں ریفریشمنٹ تقسیم کی گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نیشنل امتحانات میں تمام طلباء نمایاں کامیابی حاصل کریں۔ آمین

ایڈیٹر کے نام خطوط

- **مکرم ابن الف آر بسمل لکھتے ہیں:**

اس عاجز کو ملازمت کے دوران چند سال سندھ میں خیر پور، حیدر آباد اور نواب شاہ بھی رہنے کا موقع ملا۔ سندھی احمدی احباب میں ایک احمدی حضرت ماسٹر پریل صاحب کا بہت چرچا تھا۔موصوف وفات پا چکے تھے۔لیکن ان کے ذریعے احمدی ہونے والے ایک سندھی دوست (بزرگ) رضا محمد صاحب سے جب تعارف ہوا جو کہ اس وقت نواب شاہ میں اکیلے رہتے تھے۔مسجد اور جماعت کے دیگر پروگراموں میں ان سے اکثر ملاقات ہو جاتی تھی۔موصوف انتہائی عبادت گزار، دعا گو، حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ سے عشق کی حد تک للّٰہی محبت کرنے والے وجود تھے۔ ایک بار اس عاجز نے ان سے، ان کے قبولیت احمدیت کے بارے میں استفسار کیا۔ وہ اردو اور سندھی ملا کر بولتے تھے۔ کہنے لگے میرا بچڑا! میں ان پڑھ مویشی چرانے والا دیہاتی انسان تھا۔ ماسٹر محمد پریل صاحب نے مجھے تبلیغ کی اور ظہور امام مہدیؑ کا بتایا۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام امام مہدی ہیں؟ بیان کرتے ہیں کہ ماسٹر پریل صاحب نے انہیں کہا کہ نماز پڑھا کرو اور دعا کرو۔ رضا محمد صاحب نے کہا کہ میں مویشی چرانے والا ہوں اس لئے میرے کپڑے پاک نہیں رہتے۔ میں کیسے نماز پڑھوں۔ انہوں نے فرمایا کہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرو۔ رضا محمد صاحب نے بتایا کہ اس کے بعد انہوں نے نماز باقاعدگی سے پڑھنی شروع کر دی اور اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کرنے لگا۔ کہ اے میرے خدا! میں ان پڑھ ہوں تو خود ہی میری راہنمائی فرما۔ چنانچہ کوئی ایک ہفتہ گزرا ہوگا کہ انہوں نے ایک رؤیا صالحہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ظلِ کامل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اکٹھے دیکھا کہ ساتھ ساتھ کھڑے ہیں اور ایک طرح کے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔سروں پر ایک ہی طرح کی سفید پگڑیاں ہیں۔ قد بھی برابر ہے۔صرف چہرے مختلف ہیں۔ اس کے بعد رضا محمد صاحب نے ماسٹر پریل صاحب کے ذریعے بیعت کر لی۔ آپ سارا دن تبلیغ کرتے رہتے تھے اور پانچوں وقت نماز مسجد میں پڑھتے تھے۔ رات کو بہت کم سوتے تھے۔ ساری ساری رات قیام اللیل میں گزارتے۔ ان کا کوئی خاص ذریعہ معاش نہیں تھا۔ درزی کا کام کرتے تھے۔ جب بھی کوئی کپڑا سیتے تو سلائی کی رقم وصول کرتے ہی فوراً مسجد آ کر تیسرا حصہ چندہ وصیت کٹوا دیتے۔ یہ عاجز اس وقت خدام الاحمدیہ میں تھا اور سیٹھ محمد یوسف صاحب (قائد علاقہ) کے ماتحت معتمد کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ قائد صاحب نے کئی شعبے اس عاجز کے سپرد کئے ہوئے تھے۔

عمر کے تفاوت کے باوجود رضا محمد صاحب کی دوستی زیادہ تر خدام سے تھی۔ مکرم نصر اللہ خان ناصر مرحوم اس وقت ہمارے لوکل مربی تھے۔ ایک بار نواب شاہ سے سانگھڑ کی طرف خدام کی سائیکل ریس تھی۔ مربی صاحب، سیٹھ یوسف صاحب اور صدر جماعت نواب شاہ محمد سلیم شاہجہان پوری اس عاجز کے ساتھ گاڑی میں تھے۔ اس طرح جس جگہ سائیکل ریس تھی وہاں ہم پہلے پہنچ گئے۔ اتنے میں سائیکل سوار بھی آ گئے۔ یہ دیکھ کر کئی مقامی سندھی بھی اکٹھے ہو گئے۔ رضا محمد صاحب انہیں سندھی میں بتانے لگے کہ آخری زمانہ میں نئی نئی سواریوں کی پیش گوئی تھی اور بائیکل بھی نئے دور کی عام آدمی کی سواری ہے۔ اس دور کے بارے میں یہ بھی پیشگوئی تھی کہ امام مہدیؑ کا آخری زمانے میں ظہور ہوگا۔ چنانچہ یہ سارے نوجوان سائیکل سوار امام مہدیؑ کے خدام ہیں۔ جب لوگوں نے جماعت کا نام سنا تو آہستہ آہستہ وہاں سے منتشر ہونے لگے۔ لیکن کمال حکمت سے رضا محمد صاحب نے مقامی سندھیوں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا دیا۔

مقامی جماعت اکثر انہیں جلسہ سالانہ ربوہ لے جاتی تھی۔ انہیں حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ سے بہت محبت تھی۔ ایک دفعہ ملاقات کے دوران کہنے لگے کہ حضور! میرا دل کرتا ہے کہ آپ کا منہ چوم لوں۔ اس پر حضورؒ مسکرا دیئے۔ مقامی جماعت کے ممبران نے ان کے ساتھ وعدہ کر رکھا تھا کہ ان کی وفات کے بعد وہ انہیں بہشتی مقبرہ پہنچائیں گے کیونکہ وہ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مگر وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے کسی رشتہ دار کو ملنے کے لئے گئے اور وہیں وفات ہوگئی۔ ان کے رشتہ داروں نے انہیں وہیں کسی گاؤں میں دفن کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے بتایا کہ میں پہلے سیٹھ یوسف صاحب کے لئے تہجد میں سب سے پہلے دعا کرتا تھا۔ اب تہجد کی دعا میں پہلا نمبر تمہارا ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سے بھی عفو اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

- **مکرمہ عائشہ چوہدری جرمنی سے لکھتی ہیں:**

مؤرخہ 20/ اکتوبر کے شمارے میں اداریہ بعنوان ’’ایک انگریزی محاورے پر طبع آزمائی‘‘ پڑھا۔ واقعی ہماری زندگی ہماری اپنی لکھی تحریر ہے اس میں تصحیح یا توسیع کر کے ہی ہم خود کو بہتر کرتے ہیں۔ اچھا تحریر کریں گے تو آخرت میں بھی داد ملے گی اور ہمارے بعد آنے والے بھی شوق اور عقیدت سے پڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین۔

رپورٹ: سید حسن طاہر بخاری مربی سلسلہ۔ انچارج رشین ڈیسک جرمنی

تبلیغ کے میدان میں جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخی اور اہم پیش رفت

رشین ممالک کی زبانوں نیز چینی اور فارسی میں

ویب سائیٹس، فیس بک پیجز اور یوٹیوب چینلز کا افتتاح

قادر مطلق خدا نے ازل سے ہی یہ مقدر کر چھوڑا تھا کہ تکمیل دین مقصود کائنات، حضرت خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ذریعہ اور تکمیل اشاعت دین آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے غلام صادق مسیح آخر الزماں علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ ہوگی۔ چنانچہ مسیح پاکؑ کی بعثت کے ساتھ ہی ایسے محیر العقول ذرائع ظہور پذیر ہونے لگے جن کا تصور بھی اس سے پہلے انسان نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مسیح پاکؑ کو ایسے وسائل اور سلطان نصیر عطا فرمائے جو ان جدید ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر لحہ و ہر آن تکمیل اشاعت دین کا جھنڈا بلند سے بلند تر کرنے کیلئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں اور بے لوث و بے مثل خدمات بجا لا رہے ہیں۔ انٹرنیٹ کی ایجاد کے ساتھ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کی بشارت کے نئے، انوکھے اور انمول مفاہیم روح کو گداز کئے دیتے ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں، توجہ اور راہنمائی کی برکت سے انٹرنیٹ کے ذریعہ ایسے ایسے علاقوں اور ملکوں میں بھی تکمیل اشاعت دین کا کام پوری تندہی اور جانفشانی سے ہو رہا ہے جہاں اس مبارک کام کی راہ میں بہت سی روکیں حائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سعادت کا وافر حصہ جماعت احمدیہ جرمنی اور خصوصاً مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی قیادت میں شعبہ تبلیغ کی ٹیموں کو نصیب ہو رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

اس سلسلہ میں نہایت اہم اور تاریخی پیش رفت کی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ جرمنی کو توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

فارسی: حضور انور کی منظوری سے فارسی زبان میں www.ehlefars.com کے نام سے جماعت کی پہلی Website اور ahmadiyyaPersian کے نام سے جماعت کے پہلے Facebook پیج کا آغاز ہوا ہے۔ ایم ٹی اے فارسی کے نام سے مرکزی سطح پر ایک youtube چینل کام کر رہا ہے۔ جس پر اس وقت صرف حضور انور کے خطبات اور خطابات ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ اب جرمنی سے پیغام احمدیہ کے نام سے ایک نئے youtube چینل کا آغاز ہو رہا ہے جس پر حضور انور کے خطبات و خطابات کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر پروگرام ملاحظہ کئے جا سکیں گے۔ ان شاء اللہ۔

آذربائیجانی: آذری زبان میں www.ahmadiyya-az.com

کے نام سے جماعت کی پہلی Website اور Ahmddiyya Müsalman Camiyyati کے نام سے جماعت کے پہلے Facebook پیج کا آغاز ہوا ہے۔

یوکرینین: یوکرینین زبان میں islamahmadiyya-ua.com کے نام سے جماعت کی پہلی Website, AhmadiyyaMuslimJamaatUkrain کے نام سے جماعت کے پہلے Facebook پیج اور Голос Ісламу Voice of Islam Ahmadiyya (Ахмадія) کے نام سے پہلے youtube چینل کا آغاز ہو رہا ہے۔

رشین: رشین زبان میں مرکزی سطح پر جماعت کی ویب سائیٹ، فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل اللہ کے فضل سے کام رہے ہیں۔ اب جرمنی سے Ахмадийская - Мусульманская-Община-Германии Ahmadiyya Muslim Jama’at Germany کے نام سے ایک نئے Facebook پیج اور Голос Ислама Ахмадия Германия کے نام سے نئے youtube چینل کا آغاز ہو رہا ہے۔

ازبک: ازبک زبان میں مرکزی سطح پر جماعت کی ویب سائیٹ، فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل اللہ کے فضل سے کام رہے ہیں۔ اب جرمنی سے Аҳмадия-Мусулмон-Жамоати Ahmadiyya Muslim Jama`at کے نام سے ایک نئے Facebook پیج اور IslomAhmadiya Ovozi Germaniya کے نام سے نئے youtube چینل کا آغاز ہو رہا ہے۔

چینی: چینی زبان میں مرکزی سطح پر جماعت کی ویب سائیٹ اللہ کے فضل سے کام رہی ہے۔ اب جرمنی سے ایک Facebook پیج کا آغاز ہو رہا ہے۔

اس خدمت کی انجام دہی میں مکرم شیراز محمود صاحب انچارج IT شعبہ تبلیغ نے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مؤرخہ 17/ستمبر بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر مسجد بیت الباقی ڈٹسن باخ میں ایک پُر وقار تقریب منعقد ہوئی۔ نیشنل و مقامی عہدیداران، شعبہ تبلیغ میں خدمت بجا لانے والے مربیان کرام، کارکنان اور رطوعی خدمت کرنے والوں کے ساتھ ساتھ احباب جماعت نے شرکت کی۔ مکرم خالد احمد صاحب مربی سلسلہ و انچارج رشین ڈیسک یوکے، مکرم سید عطاء الواحد رضوی صاحب مبلغ انچارج رشیا، مکرم بشارت احمد صاحب مربی سلسلہ و نیشنل صدر جماعت لٹویا اور مکرم ایگر دمیتروک صاحب لوکل معلم یوکرین نے آن لائن شرکت کی۔ اس خصوصی تقریب کی صدارت مکرم و محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ جرمنی نے کی۔ نظامت کے فرائض مکرم خواجہ عبد النور صاحب مربی سلسلہ نے سرانجام دیے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کی سعادت مکرم حافظ اطہر محمود صاحب مبلغ آذربائیجان کو ملی۔

تلاوت کے بعد خاکسار نے اس تاریخی تقریب کا تعارف کراتے ہوئے عرض کیا کہ آج کی تقریب حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان پیشگوئی ’’میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں‘‘ (تذکرہ صفحہ 691 ایڈیشن ہفتم) کی طرف ایک اہم قدم اور سنگ میل ہے۔ الٰہی نوشتوں میں کسی علاقے، ملک اور سرزمین کا نام لیکر جس قدر پیشگوئیاں سرزمین رشیا سے متعلق ہیں کسی اور ملک اور علاقہ سے متعلق نہیں۔ اور دلچسپ

بات یہ ہے کہ تقریباً وہ سب کی سب پیشگوئیاں اس آخری زمانہ سے متعلق ہیں۔ خود حضرت مسیح موعودؑ کا تعلق اسی سرزمین سے ہے۔ اور آپؑ کی مندرجہ بالا پیشگوئی کے علاوہ بھی کئی پیشگوئیاں اس سرزمین سے متعلق ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زار روس کا عصا میرے ہاتھوں میں دیا گیا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتب اور اشتہارات بڑی کثرت کے ساتھ جن خاص ممالک اور علاقوں میں بھجوائے اور ان کا ذکر بھی اپنی تحریرات میں کیا ان میں بخارا کا بھی ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ آپ کی زندگی میں ہی بعض سعید روحوں کو آپ پر ایمان لانے کی توفیق ملی۔ ان میں سے ایک خوش قسمت حضرت حاجی احمد صاحبؓ آف بخارا کا ذکر آپؑ نے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے 313 اصحاب کی مطبوعہ فہرست میں 52 ویں نمبر پر درج کیا ہے۔ یہ مبارک سلسلہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے بعد، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں بھی جاری رہا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے دور میں پہلے مبلغ حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد روس و بخارا کو بھجوایا۔ آپؓ نے اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے جو بے مثال قربانیاں دیں وہ قیامت تک سنہری حروف میں چمکتی دمکتی رہیں گی۔ اس کے بعد ایک لمبا جابرانہ دور ہے جس کا اختتام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کشف Friday the 10th کے مطابق بیسویں صدی کے اہم ترین واقعے دیوار برلن کے ٹوٹنے سے ہوا۔ جس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ دیوار برلن رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیلئے توڑی گئی ہے۔ سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد ان علاقوں میں جماعت کی فتوحات کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ خلفائے احمدیت کے ارشادات سے پتہ چلتا ہے اس نئے دور کی فتوحات کا بہت گہرا تعلق جرمنی کے ساتھ ہے۔ جس کا کچھ تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2008ء میں جامعہ احمدیہ جرمنی کے افتتاح کے موقعے پر خطاب میں فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

’’میری اس طرف توجہ ہوئی کہ حضرت مصلح موعودؓ کی یہ خواہش تھی کہ برلن (Berlin) میں مسجد تعمیر کی جائے اور وہ خواہش اللہ تعالیٰ نے اس سال پوری کر دی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ فرمایا تھا کہ اس کی تعمیر کے ساتھ ہمیں یہ امید ہے کہ روس کے جو ممالک ہیں یا روس ہے اس طرف ہماری تبلیغ کے راستے کھلیں گے اور اس سال اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ برلن کی مسجد کا بھی افتتاح ہوگا اور اس سال اللہ تعالیٰ آپ کو یہ توفیق بھی دے رہا ہے کہ جرمنی کی جماعت کو کہ یہاں جامعہ کا اجراء بھی ہو رہا ہے اور یہ مبلغین جو تیار ہوں گے۔ یہ جرمن زبان جاننے والے بھی ہیں اور ارد گرد کے ممالک سے بھی آئیں گے اور بعض اور ممالک کی زبانیں جاننے والے بھی۔ تو یہ لوگ پھر ان شاء اللہ تعالیٰ برلن کے راستے سے آگے روس جانے کے قابل بھی ہو سکتے ہیں اور ہوں گے۔ تو اس لحاظ سے بھی آپ کو تعلیم کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ آپ نے ہمسایہ ملکوں کو، روس کو اور دوسرے ملکوں کو بھی فتح کرنا ہے اور

آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے اس لحاظ سے خاص کوشش سے اس طرف توجہ کریں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ توارد ہے کہ مسجد کا بھی افتتاح ہو گا۔ اس سال ان شاء اللہ تعالیٰ جامعہ کا بھی افتتاح ہو گیا۔ مبلغین تیار ہوں گے جو ان شاء اللہ تعالیٰ یورپ میں اور روس کے ممالک میں پھیلنے والے ہوں گے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 4/ستمبر 2008ء)

خلفائے احمدیت کی ان خواہشات، ارشادات اور پیشگوئیوں کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اس وقت تک اسٹونیا، لٹویا، لیتھوینیا، آذربائیجان، آرمینیا، جارجیا اور مالدوویا، سابق سوویت یونین کے ان سات ممالک میں جماعت احمدیہ جرمنی کو جماعت کا پودا لگانے، جماعت کی رجسٹریشن کرانے، مشن قائم کرنے، مبلغین کو بلانے وغیرہ کے بنیادی کام کرنے کی توفیق ملی ہے اور سابق سوویت یونین کے دس ممالک میں جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل مبلغین مصروف عمل ہیں یا ان کی تقرری ہو چکی ہے اور وہ میدان عمل میں پہنچنے کی تیاری میں ہیں۔ امسال ایک ایسا نوجوان بھی جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہوا ہے جس کی پیدائش رشیا کے علاقہ میں ہوئی اور نویں کلاس تک رشین اسکولوں میں تعلیم حاصل کی۔ گویا اس کی پہلی زبان رشین ہے۔

آج کی تقریب ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نہایت اہم اور ٹھوس قدم ہے۔ خدا کرے کہ ہم جلد از جلد وہ وقت دیکھنے والے ہوں جب رشیا میں احمدی ریت کی مانند ہوں آمین۔

خاکسار کی گزارشات کے بعد مکرم ومحترم ڈاکٹر محمد نعمان صاحب مربی سلسلہ انچارج فارسی ڈیسک جرمنی کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ دنیا میں تقریباً بارہ کروڑ لوگ فارسی زبان بولتے ہیں۔ جن میں سے پانچ لاکھ جرمنی اور پانچ لاکھ کے قریب دیگر یورپی ممالک اور سات لاکھ امریکہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ ان سب تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کیلئے ویب سائیٹ، فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل کا آغاز کیا جارہا ہے۔ اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سولہ کتب فارسی ترجمے کے ساتھ، بیس تربیتی مضامین اور خلفاء کی کتب اور نوے خطبات جمعہ اپ لوڈ کئے جاچکے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کے بعد مکرم حافظ اطہر محمود صاحب نے بتایا کہ یہ آذری زبان ترکیہ سے ملتی جلتی ہے اور تیس میلین لوگ یہ زبان بولتے ہیں۔ ایران، جورجیا اور امریکہ میں بھی اس زبان کو بولنے والے موجود ہیں۔ یہ ویب سائٹ آزری زبان میں اسلامی تعلیمات کی سب سے ضخیم ویب سائٹ ہونے کی طرف بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے اور ان شاءَ اللہ بہت جلد یہ آذری زبان کی سب سے بڑی اسلامی ویب سائیٹ ہونے کا اعزاز حاصل کر لے گی۔ ٹیسٹ لانچ سے اب تک اس ویب سائٹ سے ہر ماہ 15 سے 25 ہزار صارفین استفادہ کر رہے ہیں۔

مکرم حافظ صاحب کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ جو لٹویا (Latvia) کے دارالحکومت ریگا (Riga) سے آن لائن اس پروگرام میں شامل ہوئے، نے بتایا کہ یہ 1996ء کا دن تھا جب خاکسار اپنے دو مربی بھائیوں سمیت پاکستان سے ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند پہنچا تو مکرم برادرم سیّد حسن طاہر بخاری صاحب مربی سلسلہ و انچارج رشین ڈیسک جرمنی نے ہمارا استقبال کیا جو اُن دنوں وہاں خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہے تھے۔ ایک دو روز بعد پتہ چلا کہ مکرم بخاری صاحب ایک ایک مربی کا ازبکستان کے ایک ایک صوبے میں تقرر کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے پیچھے یہ سوچ تھی کہ ہر ایک مربی ایک صوبے میں رہ کر ازبک زبان کی تعلیم حاصل کرے اور ساتھ ساتھ دعوت و تبلیغ کرے۔ اس طرح پورے مُلک میں اسلام احمدیت پھیلنا شروع ہوجائے گی۔ اُس وقت تو وہاں کے مخصوص مقامی حالات کی وجہ سے ایسا نہ ہوسکا۔ مگر آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور پیارے آقا ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور بے پناہ شفقت کے سائے میں مکرم بخاری صاحب کو یہ توفیق مل رہی ہے کہ ازبک زبان کے یوٹیوب چینل ’’وائس آف اسلام احمدیہ جرمنی‘‘ کے ذریعہ اُس پُرانے خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا جائے۔ اس کے لئے ہم مکرم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ جرمنی اور شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی اور مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت جرمنی کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس چینل کا آغاز 21/ جولائی 2022ء کو کیا گیا تھا۔ اس پر پہلی ویڈیو 28/ جولائی 2022ء کو اَپ لوڈ کی گئی تھی۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 23 ویڈیوز اس یوٹیوب چینل پر لگائی جاچکی ہیں۔ ابھی اس چینل کو پورے دو ماہ بھی نہیں ہوئے، لیکن اسقدر قلیل عرصہ میں 324 لوگ ہمارے چینل کو سبسکرائب کر چکے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں کمینٹس بھی آچکے ہیں۔ ایک ویڈیو کو 13033 لوگوں نے، ایک دوسری ویڈیو کو 10342 لوگوں نے دیکھا ہے۔ ایک تیسری ویڈیو کو 7917 لوگوں نے دیکھا ہے۔ اس طرح اب تک اس یوٹیوب چینل کے ذریعہ 50 ہزار سے زائد لوگوں کا اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے اور اس چینل پر آنے والے ازبک لوگوں کی تعداد میں لحمہ بہ لحمہ اضافہ ہورہا ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس سال جلسہ سالانہ جرمنی کی تمام کاروائی کا ازبک زبان میں لائیو ترجمہ پیش کیا گیا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ جرمنی 2022ء کی برکت سے حضور انور ایدّہ اللہ کے خطبات جمعہ اور خطابات کا بھی ازبک زبان میں لائیو ترجمہ شروع کر دیا گیا ہے جو اس چینل پر اَپ لوڈ کئے جارہے ہیں۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 19/ اگست 2022ء، 298 لوگوں نے، خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ ستمبر 2022ء 362، اور خطبہ جمعہ فرمودہ 9/ ستمبر 2022ء، 382 لوگوں نے دیکھا ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

اس چینل کے نیچے آنے والے کمینٹس میں بہت سے لغو اور بے بنیاد اعتراضات بھی کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساتھ ساتھ اُن اعتراضات کے جوابات بھی دیئے جارہے ہیں۔

آخر پر مکرم بشارت احمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ لٹویا نے اس چینل کو شروع کرنے اور اس میں معاونت کرنے والے تمام احباب، خصوصًا مکرم حافظ فرید احمد صاحب خالد نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت جرمنی، شعبہ تبلیغ جماعت جرمنی کے کارکنان، انچارج رشین ڈیسک جرمنی، مکرم فضل عمر صاحب شاہد نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت لٹویا، مکرم خاقان احمد صائم صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت لٹویا، پہلے ازبک مرکزی مبلغ سلسلہ مکرم غیاث بیگ صاحب مقیم قرغیزستان، لوکل ازبک معلم مکرم قابل جان صاحب مقیم قرغیزستان اور مکرم رانا خالد احمد صاحب انچارج مرکزی رشین ڈیسک یوکے کا شکریہ ادا کیا اور اس بابرکت تقریب میں شامل تمام حاضرین کی خدمت میں مقبول خدمت دین کی توفیق کے لئے عاجزانہ درخواست دعا کی۔

مکرم بشارت صاحب کے بعد مکرم سید عطاء الواحد رضوی صاحب، جو آن لائن اس پروگرام میں شریک تھے، نے بتایا کہ پچھلے سال سے یوٹیوب اور فیس بُک پر رشین زبان میں موجود پیج کے ذریعہ تبلیغ و تعلیم کا کام جاری ہے۔ یوٹیوب اور فیس بُک پر رشین زبان پر موجود مواد کے ذریعہ خاص طور پر ان علاقوں میں تعلیم و تبلیغ کا کام ہو رہا ہے جہاں فی الحال بعض مجبوریوں اور احتیاطی ضرورتوں کے تحت عملی طور پر پہنچنا ممکن نہیں۔ اس وقت تک تیس ویڈیوز یوٹیوب پر موجود ہیں جبکہ مزید مواد اپلوڈ کیا جا رہا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ زیادہ فعال کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ 2019ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بیس سے زائد افراد پر مشتمل میڈیا ٹیم کی منظوری عطا فرمائی اس ٹیم کے کاموں میں مواد کا انتخاب، اس کا رشین ترجمہ کرنا، ترجمہ کی چیکنگ اور ٹیکنکل سپورٹ شامل ہیں۔ الحمد للہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطبات و خطابات کے تراجم کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح This Week with Huzur، ایم ٹی اے جرمنی کی طرف سے پیش کیا جانے والا بچوں کا پروگرام ’’بچوں کی دنیا‘‘ اور اسی طرح مختلف ڈاکومنٹریز کا رشین ترجمہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔

مکرم رضوی صاحب کے بعد ہمارے یوکرائینی احمدی بھائی مکرم ایگر دمیتروک صاحب جو یوکرین سے آن لائن شریک تھے کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دو ماہ کے دوران مکرم حسن طاہر بخاری صاحب کی راہنمائی میں ہم الحمد للہ یوکرائینی زبان میں ویب سائیٹ، فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل کا آغاز کر چکے ہیں۔ یوٹیوب چینل پر اب تک یوکرائنی زبان میں بہترین اور پیشہ وارانہ انداز میں چار ویڈیوز

DAILY ONLINE ALFAZL LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

اپلوڈ کی جاچکی ہیں۔ جبکہ مزید دلچسپ اور معلوماتی ویڈیوز تیاری کے مراحل میں ہیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ دو ماہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف خطابات کا یوکرائنی زبان میں ترجمہ کیا جاچکا ہے جن میں Pathway to Peace بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے لئے آپ کا بے حد شکر گزار ہوں، جن کے بغیر یہ کام ہو نہیں سکتے۔ اسی طرح خاکسار مکرم حسن طاہر بخاری صاحب اور مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ یوکرائن کا بھی شکر گزار ہے جنہوں نے ہر مرحلہ میں میری راہنمائی کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ایگر صاحب کے بعد مکرم و محترم رانا خالد احمد صاحب مربی سلسلہ و انچارج رشین ڈیسک یوکے، جو آن لائن اس تقریب میں شامل تھے، کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔ مکرم خالد صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ سب سے پہلے خاکسار جماعت احمدیہ جرمنی اور سب انتظامیہ کو اس تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور شکریہ ادا کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہاں آذربائیجان سے بھی ہمارے مبلغ پہنچے ہوئے ہیں اور رشیا سے سید عطاء الواحد رضوی صاحب مبلغ انچارج رشیا اور ریگا سے مکرم بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ و صدر جماعت لٹویا نے بھی آن لائن اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر قزاخستان، قرغیزستان، تاجکستان اور باقی سابقہ سوویت یونین کی ریاستوں سے بھی مربیان کو آن لائن شامل کرلیا جاتا تو اس طرح یہ پھولوں کا ایک ایسا گلدستہ بن جاتا جس میں ہر ایک پھول کی اپنی خوشبو اور اپنا حسن ہوتا ہے جبکہ مجموعی طور پر ایک خوبصورت گلدستہ بن جاتا ہے۔ ویسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں یہی ذکر ہے کہ میں رشیا کے علاقہ میں اپنی جماعت کو ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔ چنانچہ اس تقریب میں اس علاقے کی اگر باقی جماعتیں بھی شامل ہو جاتیں تو مناسب ہوتا۔ اگرچہ اب بھی ایک بہترین مجلس بن گئی ہے اور سب شاملین کو رشیا اور دیگر ریاستوں میں تبلیغ کے کام کے حوالے سے کافی معلومات اور دعوت فکر دینے والی تقریب بن گئی ہے۔ مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب اور مکرم حافظ فرید صاحب بڑی مستعدی اور جوش کے ساتھ رشین سپیکنگ لوگوں کو تبلیغ کرنے کے مواقع ضائع ہونے نہیں دیتے بلکہ دیگر دورہ جات اور فون کے ذریعہ متعلقہ مربیان کرام کو بھی اس طرف متوجہ کرتے اور اس سلسلے میں ان کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ اس حوالے سے خاکسار کی کوشش ہوتی ہے کہ جو بھی کام ممکن ہو فوری کرنے یا کروانے کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ رشین سپیکنگ افراد کو پیغام حق پہنچانے میں کوئی چیز مانع نہ ہو۔ جماعت احمدیہ جرمنی کو یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ اب حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رشیا اور دیگر ریاستوں کی طرف جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل مربیان کو بھجوا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مربیان کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم خالد صاحب کے بعد مکرم محمود احمد ناصر صاحب نے بتایا کہ شعبہ تبلیغ جرمنی گزشتہ تیرہ سال سے چین میں لگنے والے بک فیئر میں شرکت کر رہا ہے۔ اس کام کا آغاز اس وقت نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب کے ذریعہ ہوا۔ چین سے پچاس ہزار طلبہ جرمن یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں۔ اس لئے یونیورسٹیوں میں پروگرام منعقد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی چینی لوگوں کی ایک بڑی تعداد جرمنی میں آباد ہے۔ سوشل میڈیا پر بھی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھی جارہی ہیں

مکرم محمود صاحب کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہ خدائی تقدیر ہے کہ اسلام نے غالب آنا ہے۔ ہر قوم کے لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ مشکل دور اب آسانی میں بدل رہا ہے۔ یوٹیوب تبلیغ کا ایک بڑا ذریعہ بن رہا ہے۔ اس کے نقصانات کو ایک طرف رکھتے ہوئے ہم نے اس کو روحانی فائدہ کیلئے استعمال کرنا ہے۔ ایک فرانسیسی مؤرخ نے لکھا ہے کہ اسلام کے ابتدا میں مسجد نبوی میں بارش کی وجہ سے کیچڑ ہو جاتا تھا۔ صحابہ کے بدنوں پر پورا لباس نہیں ہوتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو قبول کیا اور حالات بدلے۔ ہمیں بھی تبلیغ کے میدان میں صحابہ جیسی قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور کے خطبات بھی صحابہ پر آرہے ہیں۔ کیونکہ صحابہ کا نمونہ اس روحانی فتح کو قریب کریگا۔

آخر میں مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہماری کوششیں جاری رہنی چاہئیں ان شاء اللہ راستے کھلیں گے۔ جس طرح دیوار برلن گرنے کے بعد رشین ممالک میں تبلیغ کے راستے کھلے۔ حضرت امیر المؤمنین فرمایا کرتے تھے برلن میں مسجد بناؤ پھر کام میں آسانیاں پیدا ہونگی اور راستے کھلیں گے۔ واقعی ہی ایسا ہی ہوا۔ اب سوشل میڈیا کے ذریعے ہم ان ممالک میں داخل ہو رہے ہیں جہاں بہت سی روکیں حائل ہیں۔ دعا اور محنت کے ساتھ ہمیں ان شاء اللہ اس ذریعہ سے کامیابی ملے گی۔ دنیا میں بلاک بنے اور بنتے رہیں گے۔ لیکن ہم نے پوری دنیا کے امن کیلئے اسلام کی تعلیم کے مطابق کام کرنا ہے۔

اپنے خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے بٹن دبا کر ان ویب سائیٹس، فیس بک پیجز اور یوٹیوب چینلز کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

ایک سبق آموز بات

حسین لمحات

زندگی کے حسین لمحات واپس نہیں آتے لیکن اچھے لوگوں سے تعلقات اور ان سے وابستہ حسین یادیں دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔

مرسلہ: شکیل احمد طاہر

طلوع وغروب آفتاب

8/نومبر 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:09	17:41
مدینہ منورہ	05:13	17:38
قادیان	05:27	17:34
ربوہ	05:07	17:14
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:38	16:25

فقہی کارنر

مخالفین کو سلام کہنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

میرا اپنا طریق تو یہ ہے کہ سب کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتا ہوں ہاں کوئی شقی جیسا کہ لیکھرام تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلام نہیں کیا اگر ملے تو ممکن ہے طبیعت رکے۔ عام لوگ باوجود دشمن ہونے کے دھوکہ خوردہ ہیں اور سلام دعا کے مستحق۔

(الفضل 21/ اگست 1946ء صفحہ 4)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)